اَلصَّلٰوۃُ السَّلَامُ عَلَیْکَ یَاسَیِّدِیْ یَارَسُوْلَ اللہ
ماڈل پیپر کنزالمدارس بورڈ
(نورالانوار)
کلاس = 4thyear (خاصہ دوم)
سمسٹر = سیکنڈ (ششماہی ثانی)
مدرس:۔
حضرت علامہ مولانا محمد آصف عطاری مدنی صاحب دامت برکاتھم العالیہ
(ناظم جامعۃ المدینہ فیضان اہل بیت ملتان)
محرر:۔ عبدالمنان عطاری قادری
منجانب:۔
اسلامک یونیورسٹی فیضان اہل بیت
متی تل ملتان
جنتی جنتی
جنتی جنتی
جنتی جنتی
جنتی جنتی
جنتی جنتی
جنتی جنتی
جنتی جنتی
جنتی جنتی
جنتی جنتی
نور کی برسات ہو
نور کی برسات ہو
ہر صحابی نبی ﷺ
ابوبکر و عمر رضی اللہ عنہما
عثمان و علی رضی اللہ عنہما
فاطمہ و علی رضی اللہ عنہما
حسن و حسین رضی اللہ عنہما
ابوسفیان رضی اللہ عنہ
امیر معاویہ رضی اللہ عنہ
ہر صحابیات
ہر زوجہ نبی ﷺ
مرشدی عطار پر
مرشدی کی آل پر

جامعۃ المدینہ فیضان اہلبیت

متی تل ضلع ملتان

ناظم جامعہ علامہ محمد آصف مدنی صاحب

الصلوۃ والسلام علیک یا سیدی یا رسول اللہ ﷺ

السلام علیکم :-

کے بعد دعا ہے کہ اللہ پاک آپ کو اور مجھ کو عالم باعمل بنائے ۔

وقت بہت قلیل تھا اُستاد صاحب

حضرت علامہ مولانا محمد آصف عطاری مدنی دامت برکاتہم العالیہ

کی محبتوں اور شفقتوں سے ناچیز نے نور الانوار دوسری ششماہی کے نوٹس لکھنے کی سعی کی ہے ۔ اللہ پاک اُستاد محترم کی تمام دلی خواہشات کو پورا فرمائے ۔ جنہوں نے کماحقہ پڑھایا وہ محسنِ عظیم ہیں جن کے ہم شکر گزار ہیں ۔

اما بعد = یہ ماڈل پیپر کنز المدارس بورڈ کے مطابق تحریر کیا گیا ہے ۔ دوسری ششماہی کے اول 40 فیصد نصاب سے MCQ's اور شارٹ سوالات تحریر کئے گئے ہیں ۔ عزیز طلباء اکرام کی آسانی کے لئے MCQ's کے جوابات کے لئے الگ pages کا اہتمام کیا گیا ہے ۔ شارٹ سوالات مع جوابات لکھے گئے ہیں ۔ 40 فیصد سے آگے LCQ's سوالات مع جوابات لکھے گئے ہیں ۔

﴿الإنسانُ مِنَ النِّسيان﴾ جلدی جلدی لکھنے میں غلطی کا امکان موجود ہے جو پیارا بھی مطلع ہو مجھے ضرور آگاہ کرے اگر کسی کو اس حقیر تحریر سے فائدہ ملے تو میرے پیر و مرشد **حضرت علامہ مولانا محمد الیاس عطار قادری دامت برکاتہم العالیہ** ، اساتذہ اکرام اور میرے والدین کے لئے ضرور دعا کرے اللہ پاک دونوں جہانوں کی بھلائیاں نصیب کرے ۔

ٹوٹل صفحات : 55

ع سیاہ کار ہوں، بدکار ہوں، عیب دار ہوں منان
یہ تو عنایت ہے دوستوں کی جو مجھے اچھا سمجھتے ہیں

ناچیز
فقیر عبد المنان عطاری قادری
09 فروری 2022ء

ادنٰی سی التجاء :-
تمام پیارے بھائی دل لگا کر محنت کریں اور اچھے نمبروں سے کامیابی حاصل کرکے اساتذہ کا دل خوش کریں

کنز المدارس بورڈ کے عین مطابق 40 فیصد سے معروضی

نور الانوار

درست جوابات پر (✓) کا نشان لگائیں۔

1۔ صاحب نورالانوار کا نام ہے۔

(i) علامہ نسفی علیہ الرحمۃ (ii) علامہ سکاکی علیہ الرحمۃ (iii) ملا علی قاری علیہ الرحمۃ (iv) ملا جیون علیہ الرحمۃ

2۔ "ما یتناول افراداً مختلفۃ الحدود علی سبیل البدل" یہ تعریف ہے۔

(i) مفسر کی (ii) محکم کی (iii) مشترک کی (iv) کوئی نہیں

3۔ لفظ "قروء" مشترک ہے۔

(i) طہر اور حیض کے مابین (ii) نفاس اور طہر کے مابین (iii) استحاضہ اور طہر کے مابین (iv) کوئی نہیں

4۔ "التوقف فیه بشرط التأمل لیترجح بعض وجوهه للعمل به" یہ حکم ہے۔

(i) محکم کا (ii) مفسر کا (iii) مشترک کا (iv) مجمل کا

5۔ مجتمع سے مراد ہے:

(i) جمع ہوا خون (ii) جلا ہوا خون (iii) دونوں (iv) کوئی نہیں

6۔ مشترک کے لئے عموم نہیں ہے:

(i) عندنا (ii) عند الشافعی (iii) عند مالک (iv) عند امام حنبل

7۔ "یجوز ان یُراد به المعنیان" یہ کس نے فرمایا ہے۔

(i) امام اعظم نے (ii) امام شافعی نے (iii) امام مالک نے (iv) سب نے

8۔ "إنّ الله وملئکته یصلون علی النبی" جب صلوۃ کی نسبت اللہ کی طرف ہو تو مراد ہوگی

(i) رحمت (ii) مغفرت (iii) عبادت (iv) تمام

9۔ جب صلوۃ کی نسبت فرشتوں کی طرف ہو تو

(i) استغفار مراد ہوگا (ii) ثواب مراد ہوگا (iii) دونوں (iv) کوئی نہیں

10۔ "فما ترجح من المشترک بعض وجوهه بغالب الرأی" یہ تعریف ہے۔

(i) مفسر کی (ii) محکم کی (iii) مؤول کی (iv) متشابہ کی

11۔ مختلف معانی سے جب کوئی ایک معنی تأویل کے ذریعے ترجیح پائے گا تو یہ تأویل کون کرے گا۔

(i) عالم (ii) مفتی (iii) محدث (iv) مجتہد

12۔ خفی، مشکل اور مجمل کا خفاء جب دلیل ظنی سے زائل ہو جائے تو یہ بن جاتے ہیں۔

(i) مشترک (ii) مؤول (iii) متشابہ (iv) محکم

13۔ "بغالب الرأی" سے کیا مراد ہے۔

(i) ظن غالب (ii) اطمینان (iii) سکون (iv) چین

14۔ "ظن غالب" حاصل ہوتا ہے۔

(i) خبر واحد سے (ii) قیاس سے (iii) دونوں سے (iv) تمام درست ہیں

15۔ "العمل به علی احتمال الغلط" یہ کس کا حکم ہے۔

(i) مفسر کا (ii) مؤول کا (iii) محکم کا (iv) متشابہ کا

16۔ مؤول کا انکار کرنے والا نہیں کہلائے گا۔

(i) کافر (ii) یہودی (iii) عیسائی (iv) مجوسی

17- "فاسم لکلام ظهر المراد به للسامع بصیغة" یہ تعریف ہے

(i) متشابہ کی (ii) ظاہر کی (iii) نص کی (iv) محکم کی

18- ظاہر کے لئے شرط ہے کہ سامع

(i) اہل لسان میں سے (ii) اہل بیان میں سے (iii) اہل منطق میں سے (iv) تمام

19- "لفظ کلام" کی زیادتی کرنے میں اشارہ ہے کہ یہ تقسیم

(i) متکلم سے ہے (ii) کلام سے ہے (iii) کلمہ سے ہے (iv) کوئی نہیں

20- "وجوب العمل بالذی ظهر منه علی سبیل القطع والیقین" یہ حکم کس کا ہے۔

(i) مفسر کا (ii) ظاہر کا (iii) محکم کا (iv) متشابہ کا

21- ظاہر کی انتہا یہ ہے کہ یہ احتمال رکھتا ہے۔

(i) حقیقت کا (ii) مجاز کا (iii) مؤول کا (iv) کوئی نہیں

22- "فما ازداد وضوحا علی الظاهر لمعنی من المتکلم لا فی نفس الصیغة" یہ تعریف ہے۔

(i) محکم کی (ii) متشابہ کی (iii) نص کی (iv) کوئی نہیں

23- "فإذا قیل جاءنی القوم" یہ جملہ قوم کے آنے کے بارے میں ہے

(i) محکم (ii) مفسر (iii) نص (iv) کوئی نہیں

24- "وجوب العمل بما وضح علی احتمال التأویل" یہ حکم کس کا ہے۔

(i) محکم کا (ii) مفسر کا (iii) متشابہ کا (iv) نص کا

25- "فما ازداد وضوحا علی النص علی وجه لا یبقی معه احتمال التأویل والتخصیص" یہ تعریف ہے۔

(i) محکم کی (ii) مفسر کی (iii) متشابہ کی (iv) کوئی نہیں

26- "وجوب العمل به علی احتمال النسخ" یہ حکم کس کا ہے۔

(i) مفسر کا (ii) محکم کا (iii) متشابہ کا (iv) کوئی نہیں

27- "فما احکم المراد عن احتمال النسخ والتبدیل" یہ تعریف ہے۔

(i) محکم کی (ii) مفسر کی (iii) متشابہ کی (iv) مجمل کی

28- "آیات توحید و صفات مثالیں ہیں۔

(i) مفسر کی (ii) محکم کی (iii) مجمل کی (iv) کوئی نہیں

29- "وجوب العمل به من غیر احتمال" یہ حکم کس کا ہے۔

(i) محکم کا (ii) مفسر کا (iii) متشابہ کا (iv) مجمل کا

30- "واحل البیع وحرم الربوا" یہ مثال ہے۔

(i) محکم و متشابہ کی (ii) مجمل و محکم کی (iii) ظاہر و نص کی (iv) کوئی نہیں

31- "بیع" ربوا کی مثل ہے یہ کن کا اعتقاد تھا۔

(i) نصاریٰ کا (ii) کافروں کا (iii) عیسائیوں کا (iv) یہودیوں کا

32۔ "فانکحوا ما طاب لکم من النساء مثنیٰ ------ الخ" یہ مثال ہے:
(i) مجمل و متشابہ کی (ii) ظاہر و نص کی (iii) محکم و مفسر کی (iv) نص و مفسر کی

33۔ "فسجد الملٰئکۃ کلھم اجمعون الّا ابلیس" یہ مثال ہے۔
(i) ظاہر کی (ii) مفسر کی (iii) محکم کی (iv) متشابہ کی

34۔ آ مذکورہ آیت فرشتوں کے سجدہ کرنے میں ہے۔
(i) ظاہر (ii) نص (iii) مفسر (iv) محکم

35۔ آ مذکورہ آیت آدم کی تعظیم میں ہے۔
(i) مفسر (ii) نص (iii) محکم (iv) متشابہ

36۔ "قاتلوا المشرکین" یہ مثال ہے۔
(i) محکم کی (ii) مفسر کی (iii) مجمل کی (iv) متشابہ کی

37۔ "قاتلوا المشرکین" اس آیت میں کون سے مسائل ہیں۔
(i) احکام شرع (ii) احکام تجارت (iii) احکام زکوٰۃ (iv) احکام میراث

38۔ "فسجد الملٰئکۃ ---- والی آیت میں ہیں۔
(i) عجائبات (ii) عزائب (iii) اخبار و قصص (iv) کچھ نہیں

39۔ نص اور مفسر کے مابین جب تعارض ہو جائے تو عمل کیا جائے گا
(i) مفسر پر (ii) نص پر (iii) محکم پر (iv) مجمل پر

40۔ مفسر اور محکم کے مابین جب تعارض ہو جائے تو عمل کیا جائے گا
(i) مفسر پر (ii) محکم پر (iii) مجمل پر (iv) متشابہ پر

41۔ "واحل لکم ما وراء ذلکم أن تبتغوا بأموالکم" اس آیت میں تعارض ہے۔
(i) مفسر و محکم کے مابین (ii) ظاہر و نص کے مابین (iii) مجمل و متشابہ کے مابین

42۔ قولہ علیہ الصلوٰۃ والسلام (المستحاضۃ تتوضأ لکل صلوٰۃ) یہ حدیث مثال ہے جس میں تعارض ہے
(i) نص و مفسر کے مابین (ii) محکم و مفسر کے مابین (iii) مجمل و مفسر کے مابین

43۔ قولہ تعالیٰ (واشھدوا ذوی عدل منکم) اس آیت میں تعارض ہے۔
(i) مفسر و محکم کے مابین (ii) محکم و نص کے مابین (iii) مجمل و نص کے مابین

44۔ "فما خفی مرادہ بعارض غیر الصیغۃ لاینال الّا بالطلب" یہ تعریف ہے۔
(i) محکم کی (ii) مفسر کی (iii) خفی کی (iv) مجمل کی

45۔ (النظر فیہ لیعلم أن اختفاءہ لمزیۃ او نقصان فیظھر المراد بہ) یہ حکم ہے
(i) محکم کا (ii) خفی کا (iii) مجمل کا (iv) متشابہ کا

46۔ (السارق والسارقۃ فاقطعوا أیدیھما ---- الخ یہ آیت دونوں کے ہاتھ کاٹنے کے حق میں
(i) مفسر ہے (ii) محکم ہے (iii) ظاہر ہے (iv) مجمل ہے

47- (السارق والسارقة ...... الخ یہ آیت طرار اور نباش کے حق میں ہے)

(i) مجمل (ii) مفسر (iii) محکم (iv) خفی

48- سارق اور سارقہ جو مال چوری کرتے ہیں وہ مال کون سا ہوتا ہے

(i) مال حکومت (ii) مال محترم (iii) مال فئی (iv) تمام

49- ہر حال میں نباش کے ہاتھ کاٹے جائیں گے یہ قول ہے۔

(i) صاحبین کا (ii) شیخین کا (iii) ابو یوسف و امام شافعی (iv) امام مالک

50- (ھو الداخل فی أشکاله) یہ تعریف ہے۔

(i) مجمل کی (ii) مشکل کی (iii) محکم کی (iv) مفسر کی

51- "اجنبی شخص جب تمام لوگوں میں مل جائے" یہ مثال دی جاتی ہے۔

(i) محکم کی (ii) مفسر کی (iii) مشکل کی (iv) مجمل کی

52- مشکل کتنی نظروں کی طرف محتاج ہوتا ہے۔

(i) 4 (ii) 3 (iii) 8 (iv) 2

53- (اعتقاد الحقیة فیما ھو المراد ثم الاقبال علی الطلب والتأمل فیه الی أن یتبین المراد) یہ حکم ہے

(i) مفسر کا (ii) محکم کا (iii) مشکل کا (iv) مجمل کا

54- قوله تعالیٰ (فأتوا حرثکم أنّی شئتم) اس آیت میں کلمہ "أنّ" ہے۔

(i) مفسر (ii) محکم (iii) مشکل (iv) متشابہ

55- "دُبُر" مقام ہے۔

(i) حرث کا (ii) فرث کا (iii) دونوں درست (iv) کوئی نہیں

56- عورت سے لواطت کی حرمت ظنی ہے قطعی نہیں ہے اس کو حلال جاننے والا کہلائے گا۔

(i) عیسائی (ii) فاسق (iii) گناہ گار (iv) کچھ نہیں

57- لواطت کو کس وطی پر قیاس کیا گیا ہے جو ہو

(i) حالت استحاضہ میں (ii) حالت حیض میں (iii) حالت طہر میں

58- حرام قطعی ہے مردوں سے لواطت کرنا ثابت ہے۔

(i) کتاب (ii) سنت (iii) إجماع (iv) ان تمام سے

59- قارورہ کے لئے کتنی صفتیں ہیں۔

(i) 8 (ii) 2 (iii) 4 (iv) 6

60- (تما ازدحمت فیه المعانی واشتبه المراد اشتباها لا یدرک بنفس العبارة ...... الخ یہ تعریف ہے

(i) مفسر کی (ii) مجمل کی (iii) محکم کی (iv) متشابہ کی

61- " وحکمه اعتقاد الحقية فيما هو المراد والتوقف فيه الى ان يتبين .... الخ " یہ حکم ہے۔

(i) مفسر کا (ii) مجمل کا (iii) محکم کا (iv) مجمل کا

62- " اقیموا الصلوٰۃ واتوا الزکوٰۃ " یہ آیت ہے۔

(i) مفسر (ii) محکم (iii) مجمل (iv) متشابہ

63- لغت میں " صلوٰۃ " کا معنی ہے۔

(i) داخل کرنا (ii) دعا (iii) استغفار (iv) مغفرت

64- " حرم الربوا " یہ بیان ہے۔

(i) مفسر کا (ii) مجمل کا (iii) محکم کا (iv) متشابہ کا

65- (هو اسم لما انقطع رجاء معرفة المراد منه ولا يرجى بدوه اصلاً ---- یہ تعریف ہے۔

(i) محکم کی (ii) متشابہ کی (iii) مفسر کی (iv) مجمل کا

66- " اعتقاد الحقية قبل الإصابة " یہ حکم ہے۔

(i) محکم کا (ii) مفسر کا (iii) متشابہ کا (iv) مجمل کا

67- متشابہ کا علم جانتے ہیں۔

(i) اللہ پاک (ii) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم (iii) بعض اولیاء (iv) تمام

68- " علمائے راسخین متشابہ کی تأویل کو جانتے ہیں یہ کس کے نزدیک ہے۔

(i) امام شافعی کے (ii) عام معتزلہ کے (iii) دونوں کے (iv) تمام غلط ہیں

69- " لأن الناس على ضربين " انسان کتنے قسم کے ہیں نورالانوار میں

(i) 8 (ii) 6 (iii) 2 (iv) 5

70- لغةً جن کا معنی معلوم ہو لیکن اُس کی مراد اللہ پاک جانتا ہو وہ کہلاتی ہیں۔

(i) آیات صفات (ii) آیات روحانیات (iii) آیات محکمات (iv) تمام

71- (فاسم لکل لفظ أريد به ما وضع له) یہ تعریف ہے۔

(i) مجاز کی (ii) حقیقت کی (iii) عین کی (iv) کلی کی

72- " وجود ما وضع لهٗ خاصًا کان أو عامًا " یہ حکم ہے۔

(i) حقیقت کا (ii) مجاز کا (iii) مؤول کا (iv) متشابہ کا

73- (فاسم لما ارید به غیر ما وضع له لمناسبة بینهما) یہ تعریف ہے۔

(i) حقیقت کی (ii) مجاز کی (iii) متشابہ کی (iv) محکم کی

74- شرع میں " دعا " سے مراد ہے۔

(i) ارکان معلومہ (ii) ارکان سجدہ (iii) ارکان قعدہ (iv) ارکان قیام

75- عموم کے لئے مجاز نہیں ہے یہ کس کا قول ہے۔
(i) امام اعظم کا (ii) امام شافعی کا (iii) امام مالک کا (iv) امام حنبل کا

76- مجاز کس کی قسم ہے۔
(i) حرف کی (ii) کلمہ کی (iii) لفظ کی (iv) کوئی نہیں

77- انصاف یہ ہے کہ متکلم تلفظ کرے
(i) بالمجاز مع قدرته على الحقيقة (ii) بالمفسر مع قدرته على الحقيقة (iii) بالمجمل مع قدرته على الحقيقة

78- "صاع" لفظ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ کی حدیث میں ہے
(i) عام (ii) خاص (iii) دونوں (iv) کوئی نہیں

79- نفس "صاع" سے مراد ہے۔
(i) لکڑی کا صاع (ii) گندم سے بھرا ہوا صاع (iii) چاولوں سے بھرا ہوا صاع (iv) کوئی نہیں

80- لفظ طعام کو مقدر کرتے ہیں فقط۔
(i) امام اعظم (ii) امام شافعی (iii) امام مالک (iv) امام احمد بن حنبل

81- حقیقت اپنے مسمّٰی سے ساقط نہیں ہوتی برخلاف۔
(i) مجمل کے (ii) مفسر کے (iii) مجاز کے (iv) ظاہر کے

82- ہیکل معلوم کے لئے درست ہے کہ اس پر کہا جائے کہ وہ ہے
(i) چیتا (ii) اسد (iii) لومڑ (iv) بھیڑیا

83- جب حقیقت پر عمل کرنا ممکن ہو تو ساقط ہو جاتا ہے
(i) مفسر (ii) مجمل (iii) مجاز (iv) کوئی نہیں

84- معنیٔ حقیقی پر عمل کرنا ممکن ہو تو ساقط ہو جاتا ہے۔
(i) معنی حقیقی (ii) معنیٔ مجازی (iii) معنی مرادی (iv) کوئی نہیں

85- مجاز مزاحم نہیں ہوتا۔
(i) معنی کے (ii) حقیقت کے (iii) مجمل کے (iv) مفسر کے

86- یمین کی کتنی اقسام ہیں۔
(i) 4 (ii) 6 (iii) 3 (iv) 8

87- (اَنْ يَحْلِفَ عَلٰى فِعْلٍ مَاضٍ كَاذِبًا ظَانًّا اَنَّهٗ حَقٌّ) یہ تعریف ہے۔
(i) یمین لغو (ii) یمین غموس (iii) یمین منعقدہ (iv) کوئی نہیں

88- (اَنْ يَحْلِفَ عَلٰى فِعْلٍ مَاضٍ كَاذِبًا عَمَدًا) یہ تعریف ہے
(i) یمین منعقدہ (ii) یمین لغو (iii) یمین غموس (iv) کوئی نہیں

89 (أَنْ يَحْلِفَ عَلىٰ فِعْلٍ آتٍ) یہ تعریف ہے۔
(i) یمین لغو (ii) یمین غموس (iii) یمین منعقدہ (iv) کوئی نہیں

90۔ اگر یمین منعقدہ میں بندہ حانث ہو جائے تو بالاتفاق کیا واجب ہوگا۔
(i) گناہ و کفارہ (ii) گناہ و دیت (iii) گناہ و مال (iv) کچھ نہیں

91۔ " وَلَا تَنْكِحُوا مَا نَكَحَ آبَاؤُكُمْ " اس آیت کو کس چیز پر محمول کریں گے ؟
(i) وطی پر (ii) عقد پر (iii) دیت پر (iv) مال پر

92 نکاح میں اصل کیا ہے؟
(i) ولیمہ کرنا (ii) سنت پر عمل (iii) ملانا (iv) تمام

93 امام شافعی نے نکاح کو کس معنی پر محمول کیا ہے۔
(i) متقابل (ii) متعارف (iii) دونوں (iv) کوئی نہیں

94 (فلا يثبتُ حرمةُ المصاهرةِ بالزنا) یہ کس کے نزدیک ہے۔
(i) امام اعظم کے (ii) امام شافعی کے (iii) امام مالک کے (iv) تمام کے

95 حقیقت اور مجاز کا جمع ہونا کیا ہے؟
(i) درست (ii) محال (iii) اچھا (iv) کوئی نہیں

96 جب حقیقت و مجاز کو جمع کرنا ممکن ہو تو جمع کر دیں گے یہ کس کا قول ہے۔
(i) امام مالک کا (ii) امام اعظم کا (iii) امام شافعی کا (iv) امام محمد کا

97 جب حقیقت اور مجاز دونوں مستقل طور پر مراد ہوں تو یہ مراد ہونا کس کے نزدیک ناجائز ہے۔
(i) امام شافعی کے (ii) امام اعظم (عندنا) (iii) امام مالک (iv) تمام

98 مصنف علیہ الرحمۃ کے نزدیک لفظ واحد کو حقیقت و مجاز کے طریقے پر استعمال کرنا کیا ہے۔
(i) درست (ii) محال (iii) ناجائز (iv) مکروہ

99 وصیت کس کے لئے ہوتی ہے۔
(i) سارق کے لئے (ii) موالی کے لئے (iii) رشتے داروں کے لئے (iv) تمام

100 اگر مرنے والے آقا کے لئے معتق واحد ہو تو وہ کتنے مال کا مستحق ہوگا۔
(i) مکمل (ii) نصف (iii) چوتھائی (iv) تیسرا

101 اگر مرد اپنے موالی کے لئے وصیت کرے مرد کے لئے دو معتق ہوں تو وصیت
(i) جائز ہوگی (ii) باطل ہو جائے گی (iii) مکروہ ہوگی (iv) حرام ہوگی

102 وصیت کتنے مردوں پر نافذ ہوتی ہے۔
(i) 4 (ii) 2 (iii) 6 (iv) 3

103 غیر خمر لاحق نہ ہوگی۔
(i) سیب کے ساتھ (ii) امرود کے ساتھ (iii) خمر کے ساتھ (iv) ناشپاتی کے ساتھ

104 شراب کی حد واجب ہو جائے گی
(i) ایک قطرہ پر (ii) دو گلاس پر (iii) پیٹ بھر کر پینے سے (iv) تمام

105 (هو النيّ من ماءِ العنبِ اذا غلى واشتدّ) شراب کس چیز سے بنتی ہے؟
(i) سیب (ii) امرود (iii) انگور (iv) مالٹا

106- خمر سے کیا مراد ہے؟

(i) کھجور (ii) گندم (iii) سرکہ (iv) تمام

107- کھجور، سرکہ، گندم بھی خمر ہیں یہ کس کے نزدیک ہے۔

(i) امام شافعی کے (ii) امام اعظم کے (iii) امام مالک کے (iv) تمام

108- لفظ "ابن" مجاز میں ہوگا۔

(i) ابن الابن (ii) ابن عربی (iii) ابن زبیر (iv) ابن مالک

109- (اولامستم النساء ..... الخ والی آیت میں کس چیز کا ارادہ نہیں کر سکتے۔

(i) مس بالید (ii) مس بالأنف (iii) مس بالوجه (iv) تمام

110- مذکورہ آیت میں "مس" کا مجازی معنی کیا ہے۔

(i) چھونا (ii) جماع (iii) دیکھنا (iv) تمام

111- (أولامستم النساء .... اس آیت میں چھونا اور جماع دونوں معنی مراد ہیں) یہ کس کے نزدیک ہے۔

(i) امام اعظم کے (ii) امام شافعی کے (iii) امام مالک کے (iv) تمام

112- عورت کو چھونا نواقض میں سے ہے یہ کس نے فرمایا؟

(i) امام شافعی نے (ii) امام مالک نے (iii) امام اعظم کے (iv) امام احمد بن حنبل کے

113- (اذا اشتری المکاتب أباه یصیر مکاتباً علیه) خریدنے کے بعد بیٹے پر مکاتب بنے گا

(i) چچا (ii) ابو (iii) بھائی (iv) تمام

114- (إذا حلف شخص لایضع قدمه فی دار فلان) وضع قدم کی حقیقت کیا ہے کہ قدم رکھنے والا ہو

(i) ننگے پاؤں (ii) جوتی پہن کر (iii) دونوں (iv) کوئی نہیں

115- وضع قدم کا مجازی معنی کیا ہے؟

(i) جوتے پہن کر (ii) سواری پر (iii) دونوں (iv) کوئی نہیں

116- دار کی حقیقت ہے۔

(i) بطریق الملک (ii) بطریق العاریة (iii) بطریق اجارہ (iv) تمام

117- دار کا مجازی معنی ہے۔

(i) بطریق اجارہ (ii) بطریق العاریة (iii) دونوں (iv) کوئی نہیں

118- (لایضع کا مجازی معنی ہوگا)۔

(i) لایدخل (ii) لایقوم (iii) لایجلس (iv) کوئی نہیں

119- (إذا حلف عبدی حر یوم یقدم فلان) یوم کی حقیقت ہے۔

(i) دن میں (ii) رات میں (iii) دونوں (iv) کوئی نہیں

120- یوم کا مجازی معنی ہے۔

(i) رات میں (ii) دن میں (iii) دوپہر میں (iv) کوئی نہیں

121۔ "لِاَنَّ المراد بالیوم" یوم سے کیا مراد ہے۔

(i) دن (ii) وقت (iii) لمحہ (iv) گھنٹہ

122۔ (فقیل اذا کان الفعل ممتدًا اُرید بہ) جب فعل ممتد ہو تو اُس سے مراد ہوگا۔

(i) دن (ii) وقت (iii) شام (iv) دوپہر

123۔ جب مضاف الیہ اور عامل دونوں ممتد ہوں جیسے (امرک بیدک یوم یرکب زید) یہاں یوم سے کیا مراد ہے۔

(i) دن (ii) رات (iii) دوپہر (iv) صبح

124۔ جب مضاف الیہ اور عامل دونوں غیر ممتد ہوں جیسے (عبدی حر یوم یقدم فلان) یہاں یوم سے کیا مراد ہے

(i) وقت (ii) دن (iii) رات (iv) صبح

125۔ اگر مضاف الیہ اور عامل دونوں میں سے کوئی ایک ممتد ہو دوسرا غیر ممتد ہوں تو کیا معتبر ہوگا؟

(i) معمول (ii) عامل (iii) فاعل (iv) مفعول

126۔ نذر اور یمین میں سے کس کا معنی حقیقی ہے۔

(i) نذر کا (ii) یمین کا (iii) دونوں کا (iv) کوئی نہیں

127۔ اگر کوئی یمین کی نیت کرے ساتھ میں نذر کی نفی کر دے تو بالاتفاق وہ ہوگی

(i) نذر (ii) یمین (iii) دونوں (iv) کوئی نہیں

128۔ طریق الاستعارہ سے کیا مراد ہے؟

(i) اتصال بین الشیئین (ii) الاتصال بین الحقیقت (iii) الاتصال بین المجاز

129۔ اصولی استعارہ سے کیا مراد لیتے ہیں۔

(i) حقیقت (ii) مجاز (iii) دونوں (iv) کچھ نہیں

130۔ اگر مجاز میں تشبیہ کا علاقہ موجود ہو تو اُسے کہتے ہیں۔

(i) استعارہ (ii) تشبیہ (iii) متشابہ (iv) مجمل

131۔ "اذا الرجل الشجاع والھیکل المعلوم لانھما متشارکان فی معنی لازم مشہور" یہ مثال ہے

(i) اتصال حقیقی کی (ii) اتصال معنوی کی (iii) اتصال صوری کی (iv) اتصال لفظی کی

132۔ مرد کو اسد اس لئے نہیں کہتے کہ اسد

(i) حیوان ہے (ii) درندہ ہے (iii) جانور ہے (iv) تمام

133۔ مسبب متصل ہوتا ہے

(i) سبب کے ساتھ (ii) تقدیر کے ساتھ (iii) مرکب کے ساتھ (iv) تمام کے ساتھ

134۔ علت کے ساتھ حکم کا اتصال ہوتا ہے۔

(i) کاتصال الملک بالشراء (ii) کاتصال الذھب بالشراء (iii) کاتصال الایجاب بالشراء

135۔ استعارہ کے اندر اصل کیا ہے کہ ذکر کیا جائے۔

(i) المفتقر الیہ (ii) المحتاج الیہ (iii) المتصل الیہ (iv) کوئی نہیں

136- ملک متعہ متصل ہوتا ہے۔

(i) ملک رقبہ کے ساتھ (ii) ملک زوج (iii) ملک عامہ کے ساتھ (iv) کسی کے ساتھ نہیں

137- مصنف علیہ الرحمۃ نے اتصال کی بعض انواع کو ذکر کیا تاکہ فرق واضح ہو جائے۔

(i) علت اور سبب کے مابین (ii) حکم اور سبب کے مابین (iii) حرمت و سبب کے مابین

138- اتصال صوری کی کتنی قسمیں ہیں۔

(i) 4 (ii) 2 (iii) 6 (iv) 8

139- شراء کی اصل کیا ہے احتماع الکل کی شرط نہ ہو

(i) ملک میں (ii) آزادی میں (iii) عرف میں (iv) کوئی نہیں

140- وصف حاضر میں لغو ہوتا ہے اور غائب میں

(i) جائز ہوتا ہے (ii) معتبر ہوتا ہے (iii) گھٹیا ہوتا ہے (iv) اچھا ہوتا ہے

141- (کسی نے اپنی لونڈی سے کہا "تو آزاد" ہے) اس قول سے زائل ہو جائے گی

(i) ملک متعہ (ii) ملک رقبہ (iii) ملک مال (iv) کچھ نہیں

142- لونڈی آزاد کرنے کے سبب ملک رقبہ و متعہ زائل ہوئی اب دوبارہ وطی حلال ہیں مگر

(i) نکاح سے (ii) رجوع سے (iii) تکلم سے (iv) تمام

143- کسی نے کہا "میں نے یہ لونڈی خریدی تو ملک رقبہ ثابت ہو جائے گی اس کے واسطے ثابت ہوگی

(i) ملک رقبہ (ii) ملک متعہ (iii) ملک زوج (iv) تمام

144- (یجوز استعارۃ العتاق للطلاق وبالعکس) یہ کس کا قول ہے۔

(i) امام رازی کا (ii) امام شافعی کا (iii) امام مالک کا (iv) امام محمد کا

145- (اَلطَّلَاقُ مَوْضُوْعٌ لِرَفْعِ القید وَالْعِتَاقُ مَوْضُوْعٌ لِاِثْبَاتِ الْقُوَّۃِ) یہ کس کے نزدیک ہے

(i) امام شافعی کے (ii) امام رازی کے (iii) ہمارے نزدیک (iv) امام مالک کے

146- آزادی ملک متعہ کے زائل ہونے کا سبب ہے وہ آزادی جو حاصل ہوتی ہے۔

(i) ملک متعہ سے (ii) ملک یمین سے (iii) ملک رقبہ سے (iv) کچھ نہیں

147- جب حقیقت متعذرہ ہو یا مہجورہ ہو تو پھر جائیں گے۔

(i) مجاز کی طرف (ii) حقیقت کی طرف (iii) مفسر کی طرف (iv) تمام

148- "مَالَا یُمْکِنُ الْوُصُوْلُ اِلَیْہِ اِلَّا بِمَشَقَّۃٍ" یہ تعریف ہے۔

(i) حقیقت متعذرہ کی (ii) حقیقت مہجورہ کی (iii) حقیقت مستعملہ کی (iv) تمام

149- "مَا یُمْکِنُ وُصُوْلُہٗ اِلَّا اَنَّ النَّاسَ تَرَکُوْہُ" یہ تعریف ہے۔

(i) حقیقت مہجورہ کی (ii) حقیقت متعذرہ کی (iii) حقیقت مستعملہ کی

150- (اِذَا حَلَفَ لَا یَاْکُلُ مِنْ ھٰذِہِ النَّخْلَۃِ) یہ مثال ہے۔

(i) حقیقت مہجورہ کی (ii) حقیقت مستعملہ کی (iii) حقیقت متعذرہ کی

151- عین نخلہ کھانا تو متعذر ہے لہٰذا نخلہ سے مجازی معنی مراد ہوگا۔
(i) اُس کے پتے (ii) اُس کے پھل (iii) اُس کی شاخیں (iv) اُس کی جڑیں

152- اگر کوئی عین نخلہ کو کھالے تو کیا حکم ہوگا۔
(i) حانث ہو جائے گا (ii) حانث نہیں ہوگا (iii) گناہ گار ہوگا (iv) کچھ نہیں

153- جب نفی قسم پر داخل ہو تو وہ ہوتی ہے۔
(i) منع کرنے کے لئے (ii) درست کرنے کے لئے (iii) حکم واجب کرنے کے لئے

154- (لا یضع قدمہ فی دار فلان) یہ مثال ہے۔
(i) متعذرہ کی (ii) مستعملہ کی (iii) مھجورہ کی (iv) تمام کی

155- وضع قدم سے عرفاً کیا مراد ہوتا ہے۔
(i) داخل ہونا (ii) ننگے پاؤں (iii) جوتے پہن کر (iv) تمام

156- اگر کوئی بغیر داخل ہوئے قدم رکھے تو
(i) حانث ہوگا (ii) حانث نہ ہوگا (iii) گناہ گار ہوگا (iv) کچھ نہیں

157- اگر کوئی ایک آدمی کو وکیل بنائے کہ وہ عند قاضی مدعی سے جھگڑا کرے تو اس کو پھیرا جائے گا۔
(i) مطلق جواب کی طرف (ii) مطلق کلام کی طرف (iii) مطلق الفاظ کی طرف

158- شرعی طور پر خصومۃ کا حکم ہے۔
(i) مکروہ (ii) حرام (iii) مباح (iv) تمام

159- (فلو اقرّ الوکیلُ علی مؤکلہ جاز) کس کے نزدیک جائز ہے۔
(i) امام شافعی کے (ii) امام زفر کے (iii) امام اعظم کے (iv) تمام کے

160- (اذا حلف لا یکلم ھذا الصبیّ) اس قسم کو کون سے زمانے کے ساتھ مقید نہیں کر سکتے۔
(i) بچپن کے (ii) جوانی کے (iii) بڑھاپے کے (iv) کچھ نہیں

161- بچے سے دوری اختیار کرنا ہے۔
(i) مھجور شرعی ہے (ii) مھجور عرفی ہے (iii) متعذر ہے (iv) کچھ نہیں ہے

162- "حقیقت مستعملہ ہو مجاز متعارف ہو تو یہ اولیٰ ہے" کس کے نزدیک
(i) امام شافعی کے (ii) امام مالک کے (iii) امام اعظم کے (iv) امام ابو یوسف کے

163- حقیقت مستعملہ ہو مجاز متعارف ہو تو عندھما کیا اولیٰ ہے۔
(i) حقیقت (ii) مجاز (iii) دونوں (iv) کچھ نہیں

164- (اذا حلف لا یأکل من ھذہ الحنطۃ) اس قسم کی حقیقت کیا ہے۔
(i) عین حنطۃ کھانا (ii) آٹا کھانا (iii) روٹی کھانا (iv) ستو کھانا

165- "عین حنطۃ کو کھانے سے بندہ حانث نہ ہوگا" یہ کس کے نزدیک ہے۔
(i) عند امام اعظم (ii) عند الشافعی (iii) صاحبین (iv) تمام

166- (لایشرب من ھذا الفرات) پینے کی حقیقت ہے۔

(i) بطریق الکرع (ii) بطریق الید (iii) بطریق الإناء (iv) تمام

167- مجاز حقیقت کا خلیفہ ہے تکلم میں یہ کس کے نزدیک ہے۔

(i) امام اعظم کے (ii) امام شافعی کے (iii) امام محمد کے (iv) تمام کے

168- مجاز حقیقت کا خلیفہ ہے حکم میں یہ کس کے نزدیک ہے۔

(i) امام اعظم کے (ii) صاحبین کے (iii) امام شافعی کے (iv) امام مالک کے

169- آقا اپنے غلام سے کہے: "میں نے تجھے آزاد کیا اس سے پہلے کہ تو پیدا کیا جائے"۔ یہ کلام

(i) درست ہے (ii) باطل ہے (iii) ناجائز ہے (iv) تمام

170- اگر ایسی عورت ہے جس کا نسب معروف ہے بندہ کہے اپنی عورت سے یہ میری بیٹی ہے تو

(i) حرمت واقع ہوگی (ii) حرمت واقع نہ ہوگی (iii) دونوں

171- مجاز پر عمل کرنے اور حقیقت کو ترک کرنے کے کتنے قرائن ہیں تعداد لکھیں۔

(i) 4 (ii) 6 (iii) 5 (iv) 2

172- "صلوٰۃ" کا لغوی معنی ہے۔

(i) دعا (ii) رحمت (iii) عبادت (iv) نماز

173- "حج" کا لغوی معنی ہے۔

(i) قصد کرنا (ii) دعا مانگنا (iii) سفر کرنا (iv) نیت کرنا

174- جب بندہ قسم کھائے میں گوشت نہیں کھاؤں گا تو کس کا گوشت شامل نہ ہوگی۔

(i) بکری (ii) گائے (iii) مچھلی (iv) ہرن

175- (کل مملوک لی حر) کون سا غلام شامل نہ ہوگا۔

(i) مکاتب (ii) مملوک (iii) آزاد (iv) کچھ نہیں

176- التمام سے مراد ہے۔

(i) شدت (ii) کمزوری (iii) تندرستی (iv) تمام

177- خون کس جانور میں نہیں ہوتا۔

(i) مچھلی میں (ii) بکری میں (iii) گائے میں (iv) تمام

178- یمین فور سے مراد ہے۔

(i) فارت القدر (ii) فارت الوزن (iii) دونوں (iv) کچھ نہیں

179- مرد نے عورت سے کہا: "اگر تو گھر سے نکلی تو تجھے طلاق" وہ عورت ٹھہری رہی مرد کا غصہ ٹھنڈا ہو گیا اب وہ گھر سے نکلی تو کیا حکم ہے۔

(i) طلاق ہوگی (ii) طلاق نہ ہوگی (iii) گناہ گار ہوگی (iv) کچھ نہ ہوگا۔

180- "تعدیۃ" سے مراد وہ کھانا جس کی طرف

(i) مدعو کیا گیا ہو (ii) بلایا گیا ہو (iii) کھلایا گیا ہو (iv) کچھ نہیں

181- (اِنّما الاعمالُ بالنیات) نیت کا حقیقی معنی ہے کہ اعمال جوارح نہیں ہوتے مگر

(i) نیت کے ساتھ (ii) ثواب کے ساتھ (iii) اعمال کے ساتھ (iv) تمام

182- دنیا میں اعمال کے جائز ہونے کا دارومدار ہے۔

(i) ثواب پر (ii) نیت پر (iii) یقین پر (iv) تمام

183- (وضو میں نیت فرض ہے) یہ کس کے نزدیک ہے۔

(i) امام شافعی کے (ii) امام مالک کے (iii) امام اعظم کے (iv) تمام کے

184- وہ حرمت جس کی اضافت عین کی طرف کی جائے اُس کو محمول کیا جائے گا۔

(i) مجاز پر (ii) حقیقت پر (iii) مفسر پر (iv) مجمل پر

185- حرمت کی کتنی قسمیں ہیں۔

(i) 6 (ii) 8 (iii) 2 (iv) 5

جوابات معروضی سوالات

ضروری نوٹ:- عزیز طلباء اکرام کی آسانی کے لئے معروضی سوالات کے آخر میں تین صفحات پر جوابات تحریر کر دیئے گئے ہیں تاکہ یاد کرنے میں آسانی ہو۔ (وما توفیقی الا باللہ)

نمبر	جواب	نمبر	جواب	نمبر	جواب	نمبر	جواب
1	ملا جیون علیہ الرحمۃ	21	مجاز کا	41	ظاہر و نص کے مابین	61	مجمل کا
2	مشترک کی	22	نص کی	42	نص و مفسر کے مابین	62	مجمل
3	طہر اور حیض کے مابین	23	نص	43	مفسر و محکم کے مابین	63	دعا
4	مشترک کا	24	نص کا	44	خفی کی	64	مجمل کا
5	جمع ہوا خون	25	مفسر کی	45	خفی کا	65	متشابہ کی
6	عذرنا	26	مفسر کا	46	ظاہر ہے	66	متشابہ کا
7	امام شافعی نے	27	محکم کی	47	خفی	67	تمام
8	رحمت	28	محکم کی	48	مال محترم	68	دونوں کے
9	استغفار مراد ہوگا	29	محکم کا	49	ابو یوسف و امام شافعی	69	ج
10	مؤول کی	30	ظاہر و نص کی	50	مشکل کی	70	آیات صفات
11	مجتہد	31	کافروں کا	51	مشکل کی	71	حقیقت کی
12	مؤول	32	ظاہر و نص کی	52	ج	72	حقیقت کا
13	ظن غالب	33	مفسر کی	53	مشکل کا	73	مجاز کی
14	تمام درست ہیں	34	ظاہر	54	مشکل	74	ارکان معلوم
15	مؤول کا	35	نص	55	قربت کا	75	امام شافعی کا
16	کافر	36	مفسر کی	56	گناہ گار	76	لفظ کی
17	ظاہر کی	37	احکام شرع	57	حالت حیض میں	77	بالمجاز مع قدرتہ علی الحقیقۃ
18	اہل لسان میں سے	38	اخبار و قصص	58	ان تمام سے	78	عام
19	کلام سے ہے	39	مفسر پر	59	ج	79	لکڑی کا ضیاع
20	ظاہر کا	40	محکم پر	60	مجمل کی	80	امام شافعی

Answer Sheet

81	مجاز کے	102	3	123	دن	144	امام شافعی کا
82	اسد	103	خمر کے ساتھ	124	وقت	145	ہمارے نزدیک
83	مجاز	104	ایک قطرہ پر	125	عامل	146	ملک یمین سے
84	معنیٔ مجازی	105	انگور	126	نذر کا	147	مجاز کی طرف
85	حقیقت کے	106	تمام	127	یمین	148	حقیقت متعذرہ کی
86	3	107	امام شافعی کے	128	اتصال بین الشیئین	149	حقیقت مھجورہ کی
87	یمین لغو	108	ابن الابن	129	مجاز	150	حقیقت متعذرہ کی
88	یمین غموس	109	مس بالید	130	استعارہ	151	اُس کے پھل
89	یمین منعقدہ	110	جماع	131	اتصال معنوی کی	152	حانث نہیں ہوگا
90	گناہ وکفارہ	111	امام شافعی کے	132	حیوان ہے	153	منع کرنے کے لئے
91	وطی پر	112	امام شافعی نے	133	سبب کے ساتھ	154	مھجورہ کی
93	متعارف	114	ننگے پاؤں	135	المفتقر الیہ	156	حانث نہ ہوگا
92	ملانا	113	الو	134	کا اتصال الملک بالشراء	155	داخل ہونا
94	امام شافعی کے	115	دونوں	136	ملک رقبہ کے ساتھ	157	مطلق جواب کی طرف
95	محال	116	بطریق الملک	137	علت اور سبب کے مابین	158	حرام
96	امام شافعی کا	117	دونوں	138	2	159	امام اعظم کے
97	امام اعظم	118	لا یدخل	139	ملک میں	160	بچپن کے
98	محال	119	دن میں	140	معتبر ہوتا ہے	161	مھجور شرعی ہے
99	سوالی کے لئے	120	رات میں	141	ملک رقبہ	162	امام اعظم کے
100	تصنف	121	وقت	142	نکاح سے	163	مجاز
101	باطل ہوجائے گی	122	دن	143	ملک متعہ	164	عین حنطہ کھانا

Answer Sheet

165	عند امام اعظم علیہ الرحمۃ	176	شدت
166	بطریق الکرع	177	مچھلی میں
167	امام اعظم کے	178	فارت القدر
168	صاحبین کے	179	طلاق نہ ہوگی
169	باطل ہے۔	180	مدعو کیا گیا ہو
170	حرمت واقع نہ ہوگی	181	نیت کے ساتھ
171	5	182	نیت پر
172	دعا	183	امام شافعی کے
173	قصد کرنا	184	حقیقت پر
174	مچھلی	185	2
175	مکاتب		

ء معروضی نمبر 75 غلط لکھی گئی ہے اسے درست فرمالیجیئے۔ (مجاز کے لئے عموم نہیں ہے یہ کس کا قول ہے)

ء معروضی نمبر 165 درست فرمالیجیئے۔ (عین حنطہ کو کھانے سے بندہ حانث ہوگا یہ کس کے نزدیک ہے)

Short Vuestion

فصل : المشترک سے اقسام سنت سے پہلے تک 40% سے مختصر سوالات مع جوابات

1- نور الانوار کس مصنف کی تصنیف ہے؟

ج) :- " نور الانوار" حضرت مولانا شیخ احمد المعروف ملا جیون علیہ الرحمۃ کی تصنیف ہے

2- مشترک کی تعریف کریں؟

ج) :- (المشترک فما یتناول افراداً مختلفۃ الحدود علی سبیل البدل)

" مشترک وہ ہے جو ایسے افراد کو شامل ہوتا ہے جن کی حدود مختلف ہوتی ہیں بدل کے طریقے پر" ۔

3- مشترک کی تعریف کے جنس وفصول لکھیں؟

ج) :- افراداً : کی قید سے خاص خارج ہو گیا کیوں کہ وہ افراد کو شامل نہیں ہوتا ۔

مختلفۃ الحدود : اس قید سے عام خارج ہو گیا ۔

علی سبیل البدل : یہ واقع کا بیان ہے یہ بھی کہا گیا ہے کہ شے کے لفظ سے احتراز ہے ۔

4- مشترک کا حکم تحریر کریں؟

ج) :- (اَلتَّوَقُّفُ فیہ بِشَرطِ التَّاَمُّلِ لِیَترَجَّحَ بعض وجوہ للعمل بہ)

" غور وفکر کی شرط کے ساتھ توقف کرنا تاکہ اس پر عمل کے ذریعے بعض وجوہ ترجیح پا جائیں ۔

5- مشترک کی کوئی مثال تحریر کریں؟

ج) :- جیسے مثال کے طور پر لفظ " القرء"

یہ لفظ دو معنوں کے درمیان مشترک ہے دونوں معنی متضاد ہیں ایک لفظ میں جمع نہیں ہو سکتے ۔

(امام شافعی علیہ الرحمۃ) نے "طہر" مراد لیا ہے ۔

(امام اعظم علیہ الرحمۃ) نے " حیض" مراد لیا ہے ۔

6- مجتمع اور منتقل سے کیا مراد ہے؟

ج) :- مجتمع سے مراد وہ جما ہوا خون جو ایام طہر میں ہوتا ہے ۔

منتقل سے مراد وہ خون جو ایام حیض میں ہوتا ہے ۔

7- مشترک کے لئے عموم ہے یا نہیں احناف وشوافع کا صرف مؤقف تحریر کریں؟

ج):- احناف): "ایک وقت میں، ایک ساتھ مشترک میں دو معنی مراد لینا جائز نہیں ہے۔

شوافع):- ایک وقت میں، ایک ساتھ مشترک میں ...... جائز ہے۔

8- عند الشافعی عموم مشترک جائز ہے دلیل دیں؟

ج):- دلیله فی قوله تعالیٰ:

(إنّ اللّٰہ وملئکتہ یصلون .... الخ آیۃ) امام شافعی فرماتے ہیں صلوۃ کی نسبت اللہ کی طرف کریں تو رحمت مراد ہوگا فرشتوں کی طرف نسبت کریں تو استغفار۔ آپ فرماتے ہیں لفظ ایک ہے لیکن معنی دو مراد لئے جا رہے ہیں لہذا ثابت ہوا مشترک کے لئے عموم جائز ہے۔

9- ہمارے نزدیک إنّ اللّٰہ وملئکتہ .... الخ والی آیت کس لئے چلائی گئی ہے؟

ج):- ہمارے نزدیک یہ آیت اللہ اور اُس کے فرشتوں کے ساتھ مؤمنین کی اقتداء کے لئے چلائی گئی ہے اس کا معنی عام ہے جس کا مطلب ہے "شان کی طرف متوجہ ہونا"۔ آیت کا ترجمہ ہوگا "اے ایمان والو! تم بھی اُس نبی کی شان کی طرف متوجہ ہو جاؤ۔ یہ شان کی طرف متوجہ ہونا اللہ کی طرف سے رحمت ہوگا اور فرشتوں کی طرف سے استغفار ہوگا۔

10- مؤول کی تعریف لکھیں؟

ج):- اگر غالب رائے کے ذریعے مشترک میں سے بعض وجوہ ترجیح پا جائیں تو اُسے مؤول کہتے ہیں۔

11- غالب رائے سے کیا مراد ہے؟

ج):- غالب رائے سے مراد ظن غالب ہے برابر ہے کہ یہ ظن غالب خبر واحد، قیاس یا اِس کے علاوہ سے حاصل ہو۔

12- ترجیح حاصل کرنے کے کتنے اور کون کون سے طریقے ہیں؟

ج):- تین طریقے ہیں:

(i) صیغہ میں غور و فکر کرنے کے ساتھ

(ii) سیاق میں غور و فکر کرنے کے ساتھ (جیسے قروء میں بذات خود اور تین کی طرف)

(iii) سیاق میں غور و فکر کرنے کے ساتھ جیسے قولہ تعالیٰ
(أُحِلَّ لکم لیلۃ الصیام الرفث)

13- مؤول کا حکم تحریر کریں؟

ج):- (اَلعَمَلُ بِہٖ عَلٰی احتمالِ الغَلَطِ)

"غلطی کے احتمال کے ساتھ مؤول پر عمل کرنا واجب ہے۔
مؤول ظنی ہے علم قطعی کا فائدہ نہیں دیتا اس کے انکار کرنے والے کو کافر نہیں کہیں گے

14- مشترک بعینہ مؤول کب بنتا ہے؟

ج):- جب مجتہد کی تأویل کے ذریعے کوئی ایک معنی ترجیح پا جائے تو مشترک بعینہ مؤول بن جاتا ہے۔

15- اعتراض:-

جب آپ نے مؤول کی تعریف کی تو آپ نے "بغالب الرأی" کی قید لگائی جب آپ نے قید لگائی تو مؤول نظم کی اقسام تو نہ ہوا؟ پھر اس کو اقسام نظم سے شمار کرنا کیسے درست ہو سکتا ہے؟

ج):- حکم اُس وقت لگایا جاتا ہے جب غور و فکر کر لی جائے جیسے قروء کے اندر ہم نے غور و فکر کیا تو قروء سے مراد حیض لیا تو یہ حیض مراد لینا مؤول ہے یہ غالب رائے ہے۔

16- سباق کی تعریف لکھیں؟

ج):- " اگر قرینۂ لفظیہ، لفظ سے پہلے ہو تو سباق کہلاتا ہے۔

مثال:- جیسے ہم نے قروء سے مراد حیض لیا ہے
(i) صیغے کی طرف تأمل سے (ii) ثلثۃ کے عدد سے

﴿ یتربصن بأنفسھن ثلثۃ قروء ﴾

اس آیت میں ہمارے نزدیک قروء سے مراد حیض ہے ثلثۃ قرینۂ لفظیہ ہے اسی کو سباق کہتے ہیں۔

17- سیاق کی تعریف لکھیں؟

ج):- اگر قرینۂ لفظیہ، لفظ کے بعد ہو تو سیاق کہلاتا ہے۔

مثال ﴿ اُحِلَّ لَکُمْ لیلۃ الصیام الرفث ﴾

18- ظاہر کی تعریف لکھیں؟

ج): (اسم لکلام ظہر المراد به للسامع بصیغته)

"ظاہر نام ہے اُس کلام کا جس کی مراد سامع کے لئے فقط صیغہ سے حاصل ہوجائے"۔
یعنی طلب اور تأمل کی محتاجی نہ ہوگی۔

19- ظاہر کی تعریف کے فوائد و قیودات لکھیں؟

ج): للسامع:- سے مراد ظاہر کے لئے شرط ہے کہ سامع کا اہل لسان میں سے ہونا چاہیئے۔

بصیغته:- اس قول سے خفی، مشکل، مجمل اور متشابہ خارج ہوگئے

20- ظاہر کی تعریف پر کون سا اعتراض وارد ہوا ہے؟

ج): اعتراض):- "آپ نے ظاہر کی تعریف کی تو اس کے اندر ظہور کا لفظ آیا یہ تعریف الشیء لنفسہ لازم آرہی ہے کہ تعریف بھی ظاہر کی کی جارہی ہے اور پھر تعریف کے اندر ظاہر کا لفظ بھی ذکر کردیا؟

(ج):- لفظ "ظاہر" اصطلاحی ہے تعریف کے اندر جس ظاہر کا ذکر ہوا ہے وہ ظاہر لغوی ہے اب تغایر واقع ہوا جب تغایر واقع ہوگیا تو تعریف الشیء لنفسہ لازم نہ آئے گا اسی وجہ سے اعتراض باقی نہ رہے گا۔

21- ظاہر کا حکم تحریر کیجیئے؟

ج): (وُجُوبُ الْعَمَلِ بِالَّذِیْ ظَهَرَ منه عَلٰی سَبِیْلِ الْقَطْعِ وَالْیَقِیْن)

"قطعی اور یقینی طور پر جو ظاہر ہوا اُس پر عمل کرنا واجب ہے"۔ یہاں تک کہ حدود اور کفارات ظاہر سے ثابت ہوتے ہیں۔

22- ظاہر کی انتہا کیا ہے؟

ج):- ظاہر کی انتہا یہ ہے کہ مجاز کا احتمال رکھتا ہے۔ اس میں احتمال بغیر دلیل کے پیدا ہوتا ہے۔

23- ظاہر مجاز کا احتمال رکھتا ہے اس قول پر کون سا اعتراض وارد ہوتا ہے؟

ج): بعض کہتے ہیں کہ جب ظاہر مجاز کا احتمال رکھتا ہے تو قطعی اور یقینی تو نہ ہوا؟

"ہم کہتے ہیں کہیں انتہا میں جاکر ظاہر کا مجازی احتمال رکھنا یہ قطعیت کو نقصان نہیں دیتا لہٰذا مجاز کے ذریعے ظاہر کی قطعیت پر اعتراض نہیں کرسکتے۔

24- نصّ کی تعریف لکھیں؟

ج): (ما ازداد وُضُوحًا عَلَی الظَّاهِرِ لمعنی مِنَ الْمُتَکَلِّمِ لَا فِیْ نَفْسِ الصِّیْغَة)

"جو از روئے وضاحت کے ظاہر پر زیادہ ہو متکلم کے معنی سے نہ کہ نفس صیغہ میں"۔

25- نص کی Easy Defination ؟

ج): "ظاہر کے مقابلے میں متکلم کی جانب سے جس کا معنی زیادہ واضح ہو اُسے نص کہتے ہیں۔"

یاد رہے معنی نفس صیغہ سے واضح نہ ہوگا بلکہ متکلم کی جانب سے ہوگا۔

26- نص اور ظاہر کے بارے میں عوام کے درمیان کیا مشہور ہے؟

ج): نص اور ظاہر کے بارے میں قوم کے درمیان جو مشہور ہے وہ یہ ہے کہ نص میں سوق کی شرط ہے جبکہ ظاہر میں سوق کی شرط نہیں ہے ان دونوں کے درمیان نسبت تباین ہے۔

لہٰذا جب کہا جائے: (جَاءَنِي الْقَوْمُ "میرے پاس قوم آئی") یہ جملہ قوم کے آنے کے بارے میں نص ہے۔

جب یہ کہا جائے: (رَأَيْتُ فُلَانًا "میں نے فلاں کو دیکھا") یہ جملہ فلاں کو دیکھنے میں نص ہے قوم کے آنے میں ظاہر ہے۔ حین جاء نی القوم

27- "لکنّ ذکر فی عامة الکتب" ظاہر اور نص کے بارے میں عام کتب کے اندر کیا ذکر کیا گیا ہے؟

ج): عام کتب میں ذکر کیا گیا ہے کہ ظاہر اعم ہے اس کے اندر سوق ہو یا نہ ہو۔ نص وہ ہے جس میں سوق کی شرط ہو کیوں کہ ان میں سے بعض، بعض سے اولیٰ ہیں اس حیثیت سے کہ ادنیٰ اعلیٰ میں پائی جائیں۔ اسی طرح ہر قسم کا حال ہے نص سے اوپر مفسر اور محکم ہے۔ ان کے درمیان عموم وخصوص مطلق کی نسبت ہے۔

28- نص کا حکم تحریر کریں؟

ج): (وُجُوْبُ الْعَمَلِ بِمَا وَضَحَ عَلَى احْتِمَالِ التَّأْوِيلِ هُوَ فِي حَيِّزِ الْمَجَازِي)

"جو واضح ہوئی تأویل سے احتمال پر اُس پر عمل کرنا واجب ہے"۔

یاد رہے! یہ تأویل مجاز کے ضمن میں ہو۔

29- نص کے حکم پر جو اعتراض وارد ہوا وہ تحریر کریں؟

ج): اعتراض:۔ "نص جب عام ہو تو وہ تخصیص کا احتمال رکھتی ہے جب نص خاص ہو تو وہ مجاز کا احتمال رکھتی ہے تو ضروری تھا کہ مصنف علیہ الرحمۃ یوں فرماتے ((علی احتمال التأویل والتخصیص)) ؟

ہم کہتے ہیں اس قول کی حاجت ہی نہیں ہے کیوں کہ کچھ لوگ کہتے ہیں نص اُس چیز کا بھی احتمال رکھتی ہے جو چیز نص سے کم ہو لیکن یاد رہے اس قسم کے احتمالات کی وجہ سے نص کی قطعیت میں کوئی نقصان نہیں ہوتا لہٰذا کوئی یہ نہ کہے کہ نص تأویل کا احتمال نہیں رکھتی تو یہ قطعی بھی نہیں ایسا ہرگز نہیں ہے۔

30- مفسر کی تعریف تحریر کریں؟

ج): (ما ازداد وضوحًا علی النص علی وجہ لا یبقی معہ احتمال التأویل والتخصیص)

"جو از روئے وضاحت کے نص پر زیادہ ہو ایسے طریقے پر کہ اس کے ساتھ تأویل و تخصیص کا احتمال باقی نہ رہے"۔

31- مفسر کا حکم تحریر کریں؟

ج): (وُجُوبُ العَمَلِ بہ علی احتمال النسخ)

"نسخ کے احتمال کے ساتھ اس پر عمل کرنا واجب ہے"۔

یعنی احتمال کے ساتھ مفسر پر عمل کرنا واجب ہے نسخ کا احتمال رسول اللہ کے زمانے میں تھا اس کے بعد پورا قرآن پاک محکم ہے نسخ کا احتمال نہیں رکھتا۔

32- محکم کی تعریف لکھیں؟

ج): (فما احکم المراد عن احتمال النسخ والتبدیل)

"نسخ اور تبدیل کے احتمال سے جس کی مراد کو پختہ کیا جائے اُسے محکم بولتے ہیں"۔

آیاتِ توحید وصفات محکم کی مثالیں ہیں۔

33- محکم کا حکم تحریر کریں؟

ج): (وُجُوبُ العَمَلِ بہ مِنْ غَیْرِ احتمالٍ)

"احتمال کے بغیر اس پر عمل کرنا واجب ہے"۔

34- (أحَلَّ اللّٰہُ البیع وحرم الربوا) یہ کس چیز کی مثال ہے مختصر وضاحت کردیں؟

ج): آیت کا ترجمہ: "اللہ تعالیٰ نے بیع کو حلال کیا اور سود کو حرام کیا ہے"۔

یہ آیت ظاہر اور نص کی مثال ہے کیوں کہ یہ آیت بیع کے حلال ہونے اور سود کے حرام ہونے کے بارے میں ظاہر ہے اور سود و بیع کے درمیان فرق کرنے میں نص ہے۔ کیوں کہ کافر لوگ سود کو بیع سے تشبیہ دیتے تھے۔ وہ کہتے تھے (اِنَّما البیعُ مثلُ الربوا)۔ تب اللہ پاک نے یہ آیت نازل فرما کر اُن کو جواب عطا فرمایا کہ سود بیع کی مثل ہرگز نہیں ہو سکتا۔

35- عام کتابوں سے ظاہر اور نص کی کوئی مثال دیں؟

ج): (فانکحوا ماطاب لکم من النساء مثنیٰ وثلٰث ورباع)

"تو تم نکاح کرو جو عورتوں میں سے تمہیں پسند ہوں دو، دو، تین، تین، چار، چار"

یہ آیت نکاح کے مباح ہونے میں ظاہر ہے عدد میں نص ہے کیوں کہ عدد کے لئے کلام کو چلایا گیا ہے۔

36- قولہ تعالی (فسجد الملائکۃ کلھم أجمعون إلا إبلیس) یہ آیت کس چیز کی مثال ہے؟

ج):- یہ مفسر کی مثال ہے کیوں کہ اللہ کا قول "فسجد" ملائکہ کے سجدہ کرنے میں ظاہر ہے آدم کی تعظیم میں نص ہے لیکن یہ آیت تخصیص کا احتمال رکھتی ہے کہ بعض فرشتوں نے کیا ہو بعض نے نہ کیا ہو یہ بھی احتمال ہے کہ کیا پتہ سب نے مل کر سجدہ کیا تھا یا جدا جدا ہو کر تو اللہ نے فرمادیا کلھم أجمعون۔

37- (ویظھر التفاوت عند تعارض لیصیر الأدنی متروکا بالأعلی) اس عبارت کی مختصر وضاحت کریں؟

ج):- اس عبارت میں یہ بات بیان کرنا چاہتے ہیں کہ ظاہر، نص، مفسر اور محکم کے مابین تفاوت ظاہر نہ ہوگا کہ یہ ظنی ہیں یا قطعی ہیں اصل میں یہ قطعی ہیں اس میں کوئی شک نہیں بلاشبہ تفاوت اُس وقت ظاہر ہوگا جب اِن کے مابین تعارض واقع ہوگا تو اُس وقت ادنی کو چھوڑ کر اعلی پر عمل کریں گے۔

38- ظاہر، نص، مفسر اور محکم کے مابین تعارض واقع ہو جائے تو کس طرح عمل کریں گے؟

ج):-

- جب ظاہر اور نص کے مابین تعارض واقع ہو تو نص پر عمل کریں گے۔
- جب نص اور مفسر کے مابین تعارض واقع ہو تو مفسر پر عمل کریں گے۔
- جب مفسر اور محکم کے مابین تعارض واقع ہو تو محکم پر عمل کریں گے۔

یاد رہے: " یہ تعارض صوری ہوگا نہ کہ حقیقی کیوں کہ تعارض حقیقی دو حجتوں کے درمیان برابری پر ہوتا ہے اُن میں سے ایک دوسری پر زیادہ نہ ہوگی۔

39- نص کی مفسر کے ساتھ تعارض کی مثال بیان فرمائیں؟

ج):- قولہ علیہ السلام (المستحاضۃ تتوضأ لکل صلوۃ) "مستحاضہ ہر نماز کے لئے وضو کرے گی"۔

قولہ علیہ السلام (المستحاضۃ تتوضأ لوقت کل صلوۃ) "مستحاضہ ہر نماز کے وقت کے لئے وضو کرے گی"۔

(مختصر تعارض کی وضاحت) " پہلی حدیث اس بات کا تقاضا کرتی ہے کہ ہر نماز کے لئے نیا وضو ہونا چاہیئے چاہے نماز اداء ہو یا قضاء نفل ہو یا فرض ہو پہلی حدیث تاویل کا احتمال رکھتی ہے کہ لام بمعنی وقت ہے - تو ایک وضو تمام نمازوں کے لئے ایک وضو کافی ہوگا دوسری حدیث مفسر کی مثال ہے یہ تاویل کا احتمال نہیں رکھتی کیوں کہ اس میں لفظ "وقت" صراحت کے ساتھ ہے امام شافعی اس حدیث پر متنبہ نہیں ہوئے لہذا پہلی حدیث پر عمل کیا جائے گا۔

40۔ مفسر کی محکم کے ساتھ تعارض کی مثال تحریر فرمائیں؟

ج):۔ قولہ تعالیٰ:

(واشہدوا ذوی عدلٍ منکم)

قولہ تعالیٰ: (ولا تقبلوا لھم شہادۃً أبدًا)

ان دونوں آیتوں میں تعارض اس طرح ہے کہ پہلی آیت اس بات کا تقاضا کرتی ہے کہ توبہ کرنے کے بعد محدود فی القذف کی گواہی قبول کی جائے کیوں کہ بعد التوبۃ وہ دونوں عادل ہو جائیں گے۔ دوسری آیت محکم ہے وہ اس بات کا تقاضا کرتی ہے کہ گواہی قبول نہ کی جائے کیوں کہ اس میں تأبید (ہمیشگی) پائی جارہی ہے لہٰذا محکم پر عمل کریں گے اسی طرح اصول کی کتب میں ہے۔

41۔ خفی کی تعریف کریں؟

ج) (مَا خَفِيَ مُرَادُهُ بِعَارِضٍ غَيْرِ الصِّيغَةِ لَا يُنَالُ إِلَّا بِالطَّلَبِ)

"نفس صیغہ کے علاوہ جس کلام کی مراد پوشیدہ ہو، اُسے خفی کہتے ہیں"۔ اس خفاء کو صرف طلب کے ذریعے حاصل کیا جاسکتا ہے۔

42۔ اگر ظاہر میں أدنیٰ ظہور ہو تو پھر کیا ضروری ہے؟

ج):۔ "اگر ظاہر میں أدنیٰ ظہور ہو تو ضروری ہے کہ خفی میں أدنیٰ خفاء ہو مراد کو نہ پایا جائے مگر طلب کے ساتھ یہ ایسے ہو جائے گا جیسے شہر کے اندر کوئی بندہ لباس و ہیئت تبدیل کر کے چھپ جائے

43۔ تعریف میں آیا ہے "بعارضٍ غیر الصیغۃ" اس کے اندر کیا مسامحت ہے بیان کیجیئے؟

ج):۔ جس کے ساتھ یہ والا قول "بعارض غیر الصیغۃ" یہ اس بات کی صلاحیت نہیں رکھتا کہ یہ "عارض" کی صفت بنے بلکہ "غیر" سے مشکل، مجمل، متشابہ کا احتراز ہو رہا ہے سمجھایہ جارہا ہے کہ خفاء انہی تین (مشکل، مجمل اور متشابہ) میں ہے کسی عارضے کے سبب وہ عارض صیغہ ہے جو فاسد ہے جیسے ابن مالک علیہ الرحمہ نے فرمایا ہے۔

44۔ خفی کی تعریف میں آیا ہے "لَا يُنَالُ إِلَّا بِالطَّلَبِ" کیا یہ قید احترازی ہے؟

ج):۔ نہیں یہ قید احترازی نہیں ہے بلکہ یہ واقع کا بیان ہے اور خفاء کے لئے تاکید ہے۔

45۔ خفی کا حکم بیان فرمائیں؟

ج):- خفی میں نظر کرنا تاکہ جان لیا جائے کہ اس کا خفاء زیادتی کے لئے یا نقصان کے لئے پس اس کے ذریعے مراد واضح ہو جائے۔
پس جب مراد واضح ہو جائے تو حسبِ عادت علم کے مطابق حکم لگا دیں گے نقصان میں کبھی بھی حکم نہ لگائیں گے۔

46۔ آیتِ سرقہ میں ظاہر و خفی بیان کریں؟

ج):- قولہ تعالیٰ:
(السّارِقُ والسّارقۃ فاقطعوا ایدیھما ...الخ)
یہ آیت ہر سارق کے ہاتھ کاٹنے میں ظاہر ہے۔
طرار اور نباش کے حق میں خفی ہے۔ کیوں اہل لسان کے عرف میں دونوں نام (طرار اور نباش) غیر سارق ہیں۔

47۔ آیتِ سرقہ میں غور و فکر کرنے کے بعد کیا حاصل ہوا؟

ج):- ہم نے کہا طرار میں معنی کی زیادتی ہے چور (سارق) میں کم ہے کیوں کہ سارق مال محترم کو چوری کرتا ہے لیکن طرار جاگتے انسان کا مال اُٹھا لیتا ہے وہ مال کی حفاظت کا ارادہ رکھتا ہے لیکن غفلت کے باعث مال چوری ہو جاتا ہے نباش کے معنی میں سارق والے معنی کا نقصان ہے کیوں کہ نباش مردہ انسان کا مال اُٹھاتا ہے مردہ اُس مال کی حفاظت کا ارادہ نہیں رکھتا لہٰذا طرار کے ہاتھ کاٹیں گے کیوں کہ اِس میں سرق والے معنی کی زیادتی ہے نباش کے ہاتھ نہیں کاٹیں گے اگرچہ قبر بیت مقفل (تالا لگا ہوا ہو) میں ہو۔ (کلّہٗ عندنا)

48۔ نباش کے ہاتھ کاٹنے میں امام ابو یوسف کیا فرماتے ہیں؟

ج):- امام ابو یوسف علیہ الرحمۃ:-
"آپ فرماتے ہیں ہر حال میں نباش کے ہاتھ کاٹے جائیں گے"۔

(دلیل):-
حضور فرماتے ہیں:
(جو کفن چوری کرے اُس کے ہاتھ کاٹ دو)

ہم:- نے کہا اِس کو سیاست پر محمول کریں گے۔

ہماری دلیل:- رسول اللہ نے فرمایا:
(مختفی کے ہاتھ نہ کاٹے جائیں) اھل مدینہ کی لغت کے مطابق مختفی "نباش" کو کہتے ہیں۔

49۔ مشکل کی تعریف کریں نیز مختصر وضاحت بالامثلہ بیان کریں؟

ج): مشکل: (ھو الداخل فی اشکالہ)

" جو اپنے ہم شکلوں میں داخل ہو جائے اُسے مشکل بولتے ہیں "۔

مثال: جیسے اجنبی شخص لباس و ہیئت تبدیل کر کے لوگوں میں گھل مل جائے

مختصر وضاحت: اس کے اندر پوشیدگی خفی سے بھی زیادہ ہے اسی وجہ سے یہ دو لفظوں کی طرف محتاج ہوتا ہے۔

(۱) طلب کرنا (۲) تأمل کرنا

50۔ مشکل کا حکم بیان کریں؟

ج): (اِعْتِقَادُ الْحَقِّيَّةِ فِيمَا هُوَ الْمُرَادُ ثُمَّ الْإِقْبَالُ عَلَى الطَّلَبِ وَالتَّأَمُّلِ فِيهِ إِلَى أَنْ يَتَبَيَّنَ الْمُرَادُ)

" محض کلام کو سنتے ہی اللہ پاک کی مراد پر یقین رکھنا پھر طلب و تأمل کرنا یہاں تک کہ مراد واضح ہو جائے "۔

51۔ مشکل کی مثال قرآن پاک سے بیان فرمائیے؟

ج): قولہ تعالیٰ: (فأتوا حرثکم أنّی شئتم) اس آیت میں کلمہ (أنّی) مشکل ہے

کبھی کبھی یہ " این " کے معنی میں آتا ہے۔

(دلیل): حضرت زکریا نے حضرت مریم سے فرمایا " أنّی لکِ ھذا یعنی مِن أینَ لکِ ھذا

کبھی کبھی " کیف " کے معنی میں آتا ہے

(دلیل) حضرت زکریا نے فرمایا " أنّی یکون لی غلام " ای " کیف یکون لی غلام "

لہذا مراد مشتبہ ہو جاتی ہے کہ کون سا معنی یہاں پر مراد ہو گا

یہ مشکل کی مثالیں ہیں۔

52۔ اگر " أنّی " کو " این " کے معنی میں لیں تو (فأتوا حرثکم .... الخ آیۃ) میں کیا چیز حلال ہو جائے گی جو کہ نہیں ہونی چاہیئے؟

ج): جس مکان سے چاہو آؤ قُبُل سے چاہے دُبُر سے اس آیت سے اپنی عورت سے لواطت حلال ہو جائے گی لیکن غور و فکر کرنے کے بعد معلوم ہوا کہ دبر تو فرث کی جگہ ہے اور آیت میں حرث کا لفظ آیا ہے لہذا اپنی عورت سے وطی حرام ہو گی یاد رہے یہ حرمت ظنی ہے اس کے منکر کو کافر نہ کہیں گے۔

53- مردوں سے لواطت کرنے کا حکم بیان فرمائیں؟

ج):- مردوں سے لواطت کرنا حرام قطعی ہے
کتاب (ائنکم لتأتون الرجال شہوۃ من دون النساء)
حدیث (ابن عباس سے روایت ہے حضور نے فرمایا ملعون ہے جو قوم لوط جیسا عمل کرے)
اور اجماع سے اس کی حرمت ثابت ہے۔ مردوں سے لواطت کو حرام جاننے والا کافر ہے۔

54- (قَوَارِيْرَ مِنْ فِضَّةٍ فی وصفِ اوانی الجنۃ) اللہ پاک کا یہ فرمان مشکل کیسے ہے مختصر وضاحت کریں؟

ج):- اس میں اشکال ہے اس حیثیت سے کہ قارورہ چاندی کا نہیں ہوتا بلکہ شیشے کا ہوتا ہے
پھر ہم نے طلب کو تو معلوم ہوا قارورہ کے لئے دو صفتیں ہیں
(i) شفافہ (ii) ذصیمہ
چاندی کی بھی دو صفتیں ہیں۔
(i) حمیدہ (سفید) (ii) ذمیمہ (جو سفید نہ ہو)
تب ہم نے کہا کہ جنت کے برتن صفاء کے اندر قارورہ کی طرح ہوں گے۔ اور سفید ہونے میں چاندی کی مثل ہوں گے۔

5- مجمل کی تعریف لکھیں؟

ج):- وہ جس میں معانی کا ازدحام ہو مراد مشتبہ ہو نفس عبارت سے ادراک نہ کیا جا سکتا ہو بلکہ استفسار کی طرف رجوع کرتے، پھر طلب کرتے، پھر تأمل کرنے سے معنی سمجھ میں آئے، مجمل کہلاتا ہے۔

5- مجمل کی مثال دے کر مجمل کی وضاحت کریں؟

ج):- جیسے لفظ "ھلوع" اللہ پاک کے فرمان میں۔
(اِنَّ الإنسانَ خُلِقَ هَلُوْعًا اذا مسہ الشر جزوعا ۔۔۔ الخ الآیۃ)
بیان سے پہلے مذکورہ فرمان مجمل تھا پھر اللہ پاک نے اس کی وضاحت اس قول (اِذا مسہ الشر ۔۔۔ الخ) سے کی تب مراد واضح ہوئی کہ اللہ نے انسان کو "ھلوع" کیوں کہا۔
[مجمل] طلبات کی طرف محتاج ہوتا ہے (i) استفسار (ii) اوصاف کے لئے طلب (iii) تعین کے لئے تأمل
مجمل میں مشکل سے بھی زیادہ خفاء ہے۔

57- مجمل کا حکم بیان فرمائیں؟

ج):- "اس کی مراد کے حق ہونے کا یقین رکھنا اور توقف کرنا تاکہ مراد واضح ہو جائے"۔

58- قولہ تعالیٰ: (واقیموا الصلوۃ واتوا الزکوۃ) اس فرمان کی وضاحت کریں؟

ج):- لغت میں "صلوۃ" دعا کو بولتے ہیں لیکن ہمیں معلوم نہ تھا کہ اس آیت میں دعا مراد ہے یا صلوۃ سے کون سی دعا مراد ہے۔ تو ہم نے استفسار کیا پھر معلوم ہوا کہ نبی پاک نے اپنے افعال کے ذریعے اس کو شافی بیان کیا ہے پھر ہم نے طلب کیا کہ یہ والی نماز کس معانی پر مشتمل ہے تو ہمیں معلوم ہوا کہ نماز سے مراد وہ جو قیام، قعود، رکوع، سجود تحریمہ اور قرأت وغیرہ پر مشتمل ہوتی ہے۔ پھر ہم نے تأمل کیا تو ہمیں معلوم ہوا کہ بعض نمازیں فرض، بعض واجب، بعض نفل اور بعض مستحب ہوتی ہیں۔
اسی طرح زکوۃ کا لغوی معنی ہے "زیادتی"۔
یہ معنی بھی مراد ہے نبی پاک نے اپنے قول سے اس کا معنی بیان فرمایا:
(تمہارے مال میں عشر کا چوتھائی حصہ زکوۃ ہے)
(تم پر سونے میں زکوۃ نہیں یہاں تک کہ وہ 20 مثقال نہ ہو جائے)
(تم پر چاندی کی زکوۃ نہیں یہاں تک کہ وہ 200 درہم ہو جائے)
پھر ہم نے طلب کیا کہ زکوۃ کے اسباب، شروط، اوصاف اور علتیں کیا ہیں تو پتہ چلا مالک نصاب ہونے کے لئے علت ہے کہ ایک سال گزر جائے۔

59- سود کی حرمت کس وجہ سے ہے؟

ج):- قولہ تعالیٰ: (وحرم الربوا) یہ آیت مجمل ہے اس کی وضاحت سرکار کا یہ فرمان ہے۔
(الحنطۃ بالحنطۃ والشعیر بالشعیر والتمر بالتمر ۔۔۔ الخ)
اس پر زیادتی سود ہے۔ اس فرمان کے بعد ہم نے طلب کیا کہ سود کی حرمت کس وجہ سے ہے۔ تو بعض کی روایت کے مطابق اس کی علت قدر وجنس ہے بعض نے طعم وثمن کو اس کی علت کہا ہے بعض نے ذخیرہ کرنے کو اس کی علت کہا ہے۔ پھر ہر ایک نے اپنی اپنی تفریعات بھی بیان کی ہیں لیکن بالجملہ یہ بیان شافی نہیں ہے۔ یہ تو ایسے ہے جیسے اجمال سے نکال کر اشکال میں ڈال دیا ہے اسی وجہ سے حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرمایا کرتے تھے:
(رسول اللہ ہم سے ظاہری پردہ فرما گئے اور ہمارے لئے ربوا کے ابواب بیان نہیں کئے۔)

- متشابہ کی تعریف لکھیں؟

ج:- "وہ اسم جس کی مراد کی معرفت کی امید ختم ہو جائے جس کے ظہور کی اصلاً اُمید ہی نہ کی جائے"۔

(مثال):- کوئی مرد اپنے شہر سے گم ہو جائے اُس کا نام و نشان مٹ جائے اُس کے ہم عمر و پڑوسی بھی مر گئے ہوں۔

- متشابہ کا حکم تحریر کیجیئے؟

ج):- درستگی سے پہلے اُس کے حق ہونے کا یقین رکھنا۔

(اعتِقادُ الحقیة قبل الاصابة)۔

یعنی یہ عقیدہ رکھے اِس کی مراد حق ہے لیکن ہم اس کو قیامت کے آنے سے پہلے نہیں جان سکتے۔ بعد القیامۃ اللہ پاک جس کے لئے چاہے گا یہ راز کھول دے گا۔

- کیا سیّد عالم صلی اللہ علیہ وسلم کو متشابہات کا علم ہے؟

ج) جی ہاں! قیامت تک معلوم نہ ہونا یہ اُمت کے حق میں ہے سید عالم کو متشابہات کا علم دیا گیا ہے کیوں کہ اگر ان کو بھی معلوم نہ ہو تو مخاطب والا کلام ہی مہمل ہو جائے گا جیسے حبشی کا عربی کے ساتھ کلام کرنا۔
بلکہ امام شافعی علیہ الرحمۃ اور عام معتزلہ کے نزدیک علمائے راسخین متشابہ کی تأویل کو جانتے ہیں۔

- شافعیوں کی طرف سے حنفیوں پر جو اعتراض وارد ہوتا ہے متشابہ کی تأویل کے بارے میں وہ تحریر کریں؟

ج):- ہم پر شافعی اعتراض کرتے ہیں کہ اگر علمائے راسخین متشابہ کی تأویل کو نہیں جانتے تو متشابہات کو اُتارنے کا کیا فائدہ؟

(جواب) ہم نے کہا انسان دو قسم کے ہوتے ہیں:

(۱) جاہل:- ان کو متشابہات کے بارے میں آزمایا جاتا ہے کہ وہ علم کو سیکھیں اور اُس کی تحصیل میں مشغول ہو جائیں۔

(۲) علماء:- یہ وہ لوگ ہیں جو متشابہات میں غور و فکر کرتے ہیں اور اسرار و رموزات ڈھونڈتے ہیں کوشش کرتے ہیں کیوں

متشابہات میں اللہ و رسولہ کے راز ہوتے ہیں ان رازوں کو ہر کوئی نہیں جان سکتا جاہل اُس کی تحصیل کو چھوڑ کر غور و فکر کرتا ہے اور عالم ہر شے کی اطلاع کی خواہش رکھتا ہے۔

64- متشابہ کی کتنی قسمیں ہیں تحریر کریں؟

ج):- متشابہ کی دو قسمیں ہیں:

(i) جس کے معنی کو اصلاً ہی نان جانا جائے۔
جیسے (سورتوں کے شروع میں حروف مقطعات) کیوں کہ ہر کلمہ دوسرے کلمے سے کٹا ہوتا ہے۔

(ii) لغةً معنی معلوم ہوتا ہے لیکن اُس کی مراد اللہ جانتا ہے۔
جیسے (یَدُ اللہِ، وَجْہُ اللہِ، الرحمن علی العرش استوی) لغةً تو ان کا معنی معلوم ہے لیکن اِن کی مراد کیا ہے وہ واللہ اعلم۔

65- آیاتِ صفات کسے کہتے ہیں؟

ج): "لغةً جن کا معنی معلوم ہو لیکن اُن کی مراد اللہ پاک جانتا ہو وہ آیات صفات کہلاتی ہیں"۔

66- حقیقت کی تعریف لکھیں؟

ج):- لفظ کو اُس میں استعمال کرنا جس کے لئے اُس کو وضع کیا گیا ہو، حقیقت کہلاتا ہے۔

67- آپ نے حقیقت کی تعریف کی اس کے جنس وفصول بیان فرمادیں؟

ج):- (فَاسْمٌ لِکُلِّ لَفْظٍ اُرِیْدَ بِہٖ ما وُضِعَ لہ)

"لفظ" بولا تو یہ بمنزلہ جنس کے ہے مہمل، مجاز دونوں شامل ہو گئے۔
"اُرید بہ" بولا تو یہ فصل ہے مہمل اور مجاز دونوں خارج ہو گئے۔
وضع سے مراد معنی کی تعیین کرنا اس حیثیت سے کہ معنی اُس پر بغیر قرینہ کے دلالت کرے۔
اگر یہ معین کرنا واضع کی حیثیت سے ہو تو وہ وضع لغوی کہلاتا ہے
اگر شارع کی طرف سے ہو تو وضع شرعی اگر خاص قوم کی طرف سے ہو تو وضع عرفی کہلاتا ہے۔

- حقیقت کا حکم تحریر کریں مع حکم کی مختصر وضاحت بھی تحریر کریں؟

ج):- "جس کے لئے اُس کو وضع کیا گیا ہے اُس کا پایا جانا ضروری ہے" چاہے وہ خاص ہو یا عام ہو۔
کیوں کہ حقیقت خاص اور عام کے ساتھ جمع ہوتی ہے قولہ تعالیٰ:
(یا ایھا الذین اٰمنوا ارکعوا) وقولہ تعالیٰ (ولا تقربوا الزنیٰ)

یہ فرمان خاص ہے باعتبار فعل کے وہ ہے "رکوع کرنا" اور "زنا کرنا"۔ اور عام ہے باعتبار فاعل کے وہ ہے اُن کا مکلف ہونا۔
یاد رہے فاعل کے اندر عموم ہے۔

69۔ مجاز کی تعریف لکھیں؟

ج):۔ "وہ نام ہے اُس لفظ کا جس کے ذریعے اُس کے غیر کا ارادہ کیا گیا ہو جس کے لئے اُس کو وضع کیا گیا ہے"۔

اس تعریف سے لفظ ارض کو آسمان کے معنی میں لینا لینے سے احتراز ہے کیوں کہ غیر ما وضع لہ کا ارادہ تو کیا جاتا ہے لیکن ان دونوں کے درمیان مناسبت نہیں ہوتی قرینہ کے قائم ہونے کی قید مصنف علیہ الرحمۃ نے ذکر نہیں کی کیوں کہ یہاں پر جو غرض ہے وہ مجاز کو بیان کرنا متکلم کے ارادہ کے مطابق قرینہ کو سامع کو چاہیئے وہ امر زائد ہے۔

70۔ قولہ تعالیٰ "لیس کمثلہ شیءٌ" کی مختصر وضاحت کریں؟

ج):۔ اس قول سے بھی غیر ما وضع لہ کا ارادہ کیا گیا ہے کیوں کہ اس کا جو ما وضع لہ ہے وہ تشبیہ ہے نہ کہ تاکید اور زیادۃ اس کا تاکید اور زیادۃ میں استعمال ہونا غیر ما وضع لہ میں استعمال ہوتا کہلائے گا۔

71۔ سوال ہوتا ہے کہ حقیقت اور مجاز کی تعریف میں حیثیت کی قید لگانی چاہیئے تھے / تھی ہم نے اس سوال کا کیا جواب دیا جواب تحریر کریں؟

ج):۔ اعتراض کرنے والا کہتا ہے حیثیت کی قید لگانی چاہیئے تھی تاکہ دونوں تعریفوں میں نقض واقع نہ ہو تو ہم نے کہا مصنف علیہ الرحمۃ نے حیثیت کی قید اس لئے نہیں لگائی کیوں کہ بات مشہور تھی۔

جیسے صلوۃ کا لغوی معنی دعا ہے شرعی معنی ہے ارکان معلومہ لغوی حیثیت سے صلوۃ کا لغوی معنی "دعا" حقیقت ہے کیوں کہ اس کے لئے وضع کیا گیا ہے ارکان معلومہ والا معنی مجاز ہے کیوں کہ فی الجملہ یہ موضوع لہ کا غیر ہے۔

72۔ مجاز کا حکم تحریر کریں؟

ج):۔ جس کے لئے مجاز کو وضع کیا گیا ہے اُس کا پایا جانا ضروری ہے چاہے وہ خاص ہو یا عام ہو۔ یعنی مجاز عام اور خاص ہونے میں حقیقت کی طرح ہے۔ لیکن یاد رہے مجاز کے عام ہونے سے یہ مراد نہیں کہ وہ اپنی تمام انواع کو عام ہے بلکہ ایک نوع کے تمام افراد کو عام ہوتا ہے جیسے صاع سے مراد وہ چیز جو اس میں حلول کرے۔

73۔ مجاز کے لئے عموم ہے یا نہیں اختلاف لکھیں؟

ج):۔ عندنا:۔ مجاز کے لئے عموم ہے۔

عند الشافعی:۔ مجاز کے لئے عموم نہیں ہے۔

اگلے صفحہ پر ۔۔۔۔

امام شافعی کی دلیل :-

کیوں کہ مجاز ضروری ہے حقیقت کے متعذر ہونے کے وقت کلام میں مجاز کی طرف پھرا جاتا ہے اور ضرورت بقدر ضرورت مقدر ہوتی ہے۔ خصوص کا اثبات مرتفع ہو جائے گا لہٰذا مجاز کے لئے عموم ثابت نہ ہوگا۔

لانا نقول :- ہم نے کہا حقیقت کا عام ہونا اس وجہ سے نہیں کہ حقیقت حقیقت پر زائد ہوتی ہے بلکہ اس پر دلالت زائدہ ہے جیسے الف اور لام مفرد میں غیر معہود کے لئے، نکرہ کا سیاق نفی میں واقع ہونا، صیغے کا جمع کا صیغہ ہونا یہ دلالتیں پائی جائیں تو مجاز کے لئے عموم ہوتا ہے۔

74- سوال (امام شافعی نے کہا مجاز ضروری ہے یہ کیسے کہا جا سکتا ہے کتاب اللہ میں اس کی کثرت ہے اور اللہ ضرورت سے پاک ہے؟)

ج) یہ نہیں کہا جائے گا کہ مقتضی قرآن میں کثیر واقع ہوا ہے مقتضی ہمارے اور تمہارے درمیان بالاتفاق ضروری ہے ہم کہتے ہیں یہ استدلال کی اقسام سے ہے پس ضرورت مستدل کی طرف لوٹے گی نہ کہ متکلم کی طرف اور مجاز لفظ کی اقسام سے ہے ضرورت متکلم کی طرف لوٹتی اگر ضرورت ضروری ہوتی تو اور متکلم اللہ پاک ہے جو ضرورت سے پاک ہے۔

انصاف یہ ہے کہ متکلم حقیقت پر قدرت کے باوجود مجاز کے ساتھ تلفظ کرتا ہے بلاغت اور مناسب کی رعائت بھی کرتا ہے سامع کے لئے ضروری ہے کہ اولاً وہ حقیقت کی طرف پھرے پھر اگر وہ قائم نہ رہ سکے تو وہ مجاز کی طرف پھر جائے۔

75- نفس صاع سے کیا مراد ہے نیز امام شافعی صاع میں کس چیز کو مقدر کرتے ہیں؟

ج) :- نفس صاع سے مراد وہ جو لکڑی کا بنا ہوا ہوتا ہے۔

ہم کہتے ہیں صاع سے مراد ہر وہ چیز جو اُس میں حل ہو جائے لیکن امام شافعی علیہ الرحمۃ فقط لفظ طعام کو مقدر کرتے ہیں۔

اس عبارت کی مختصر وضاحت کریں؟

76- (الحقيقةُ لَا تَسْقُطُ عَنِ الْمُسَمّٰى بِخِلافِ المَجَازِ)

ج) :- یہ حقیقت اور مجاز کی معرفت کی علامت ہے۔ اس سے مراد یہ ہے کہ معنی حقیقی نہ ساقط ہوگا نہ منتفی ہوگا کیوں کہ معنی اُس پر صادق آتا ہے برخلاف معنی مجازی کے کیوں کہ معنی مجازی کے لئے درست ہے کہ وہ صادق آئے یا اس سے نفی کرے باپ کے لئے اب کہنا درست ہے یہ کہنا درست نہیں کہ وہ اب نہیں برخلاف جد کے کیوں کہ جد کے لئے درست ہے کہ اُسے اب کہا جائے اور یہ بھی درست ہے کہ اُسے اب نہ کہا جائے۔

اسی طرح ہیکل معلوم کے لئے درست ہے کہ اُسے اسد کہا جائے اگر اسد نہ کہا گیا تو یہ جائز نہیں۔ لیکن بہادر فرد کو شیر کہنا بھی درست ہے اور نہ کہنا بھی درست ہے۔

77۔ عبارت کی مختصر وضاحت کریں:
(فیکون العقد لما ینعقد دون العزم)
اس عبارت میں اللہ پاک کے اس فرمان کی طرف اشارہ ہے
" ولکن یؤاخذکم بما عقدتم الایمان " اس قسم کو محمول کریں گے اس پر جو منعقد ہوتی ہے وہ ہے یمین منعقدہ فقط۔
کیوں کہ یمین منعقدہ اس لفظ کی حقیقت ہے یعنی عقد کا معنی عزم نہیں ہے۔
یمین منعقدہ مجاز ہے اور جو مجاز ہوتا ہے وہ حقیقت کے مزاحم نہیں ہوتا۔

78۔ یمین کی کتنی اقسام ہیں تعداد مع نام تحریر کریں؟
ج) یمین کی تین اقسام ہیں:
(i) یمین لغو (ii) یمین غموس
(iii) یمین منعقدہ

79۔ یمین لغو کی تعریف لکھیں مع حکم تحریر کریں؟
ج: " بندہ کسی فعل ماضی پر جھوٹی قسم کھائے گمان کرتے ہوئے کہ یہ سچ ہے "
حکم:- اس قسم پر نہ گناہ ہے نہ کفارہ ہے۔

80۔ یمین غموس کی تعریف لکھیں مع حکم تحریر کریں؟
ج):- " بندہ فعل ماضی پر جان بوجھ کر جھوٹی قسم کھائے اسے یمین غموس کہتے ہیں "۔
حکم:- عندنا:- گناہ گار ہوگا لیکن کفارہ لازم نہ ہوگا۔
عند الشافعی:- گناہ گار ہوگا ساتھ کفارہ بھی لازم ہوگا۔

81۔ یمین منعقدہ کی تعریف مع حکم تحریر کریں؟
ج):- بندہ فعل مستقبل پر قسم کھائے تو اسے یمین منعقدہ کہتے ہیں۔
حکم:- اگر بندہ اس میں حانث ہوجائے تو بالاتفاق گناہ اور کفارہ دونوں لازم ہوں گے۔

0 —— 0 —— 0 —— 0

... مسئلے میں اللہ نے کن سورتوں کے اندر وضاحت بیان کی ہے؟

ج) :- سورۃ البقرہ میں اللہ نے فرمایا:

﴿ لا یؤاخذکم اللہ باللغو فی ایمانکم ولکن یؤاخذکم بما کسبت قلوبکم ﴾

سورۃ المائدہ میں اسی کے عوض فرمایا:

﴿ ولکن یؤاخذکم بما عقدتم الایمان ﴾

امام شافعی فرماتے ہیں "بما عقدتم الایمان" والی آیت اور "بما کسبت قلوبکم" والی آیت ایک ہی معنی میں ہیں۔ دونوں آیتیں ایک ساتھ شامل ہوں گی۔

مائدہ میں مواخذہ ہوگا بقرہ میں گناہ اور کفارہ دونوں ہوں گے۔ ہم کہتے ہیں "بما عقدتم الایمان" والاقول میں عزم اور کسب کا معنی مجاز ہے حقیقت جو ہے وہ فقط منعقدہ سے دونوں آیتوں میں تطبیق ہو جائے گی مائدہ والی آیت دلالت کرتی ہے کہ کفارہ فقط منعقدہ میں ہے بقرہ میں مؤاخذہ مطلقاً ذکر کیا گیا ہے ...ں کو فرد کامل کی طرف پھیریں گے وہ اخروی معاملہ ہے پس گناہ غموس اور منعقدہ دونوں میں ہوگا۔

83- عبارت کی وضاحت کریں:

﴿ والنکاح للوطی دون العقد ﴾

"نکاح وطی کے لئے ہے نہ کہ عقد کے لئے"۔

نکاح کے بارے میں اللہ پاک فرماتا ہے:

﴿ ولا تنکحوا ما نکح آباؤکم من النساء ﴾

"اور تم ان عورتوں سے نکاح نہ کرو جن عورتوں سے تمہارے آباء نے نکاح کیا ہے"۔

...ں فرمان کو وطی پر محمول کریں گے لہٰذا وطی حلال و حرام دونوں کو شامل ہوگی ملک یمین والی وطی بھی اسی طرح ہوگی کیوں کہ نکاح میں اصل "ملنا" ہے اور یہ ملنا بلا شبہ وطی سے حاصل ہوتا ہے اور عقد کو نکاح کا نام اس لئے دیا جاتا ہے کہ عقد ملنے کا سبب بنتا ہے

84- امام شافعی علیہ الرحمۃ نکاح کو کس معانی پر محمول کرتے ہیں نیز ان کے نزدیک حرمت مصاہرت کے بارے میں کیا فرماتے ہیں؟

ج) آپ علیہ الرحمۃ نکاح کو معنی متعارف پر محمول کرتے ہیں ان کے نزدیک زناء سے حرمت مصاہرت ثابت نہ ہوگی۔

ہم نکاح کو حقیقت لغویہ پر محمول کرتے ہیں ہمارے نزدیک زناء کے ذریعے حرمت مصاہرت ثابت ہو جائے گی۔

85 کیا حقیقت اور مجاز دونوں جمع ہو سکتے ہیں؟

ج):- حقیقت اور مجاز دونوں کو جمع کرنا محال ہے یعنی دونوں کا ایک وقت حیس کی طرح کا ایک ساتھ) ایک معنی مراد لینا محال ہے۔

دونوں میں سے ہر ایک حکم کا متعلق بنے۔

مثال کے طور پر تو کہے،

شیر کو قتل نہ کرو تو اس سے درندے یا بہادر مرد کا ارادہ کرے تو یہ محال ہے کہ ایک وقت میں حقیقت و مجاز مراد لینا محال ہے۔

86- حقیقت و مجاز کا جمع ہونا محال ہے کوئی مثال دیجیئے۔

ج):- جیسے کسی کپڑا پہنے والے شخص پر ایک کپڑا الیطور ملک کے بھی ہو اور عاریۃً بھی کپڑے کا عاریۃً لینا یہ مجاز ہے اور کپڑے کا مالک ہونا یہ حقیقت ہے اب ان دونوں کا جمع ہونا محال ہے۔

87- وصیت کس کے لئے ہوتی ہے نیز وصیت کس کو شامل نہ ہوگی؟

ج):- وصیت موالی کے لئے ہوتی ہے وصیت موالی کے موالی کو شامل نہ ہوگی اگر موالی کے لئے معتق واحد ہو تو وہ نصف کا مستحق بنے گا۔

88- وصیت کب باطل ہوگی؟

ج):- اگر کوئی مرد اپنے موالی کے لئے وصیت کرے اس کے لئے معتق اور معتق ہوں تو وصیت باطل ہوجائے گی جب تک وہ ان میں سے کسی ایک کا حصہ بیان نہیں کرتا۔

89- کیا غیر خمر، خمر کے ساتھ لاحق ہوگی؟

ج):- غیر خمر، خمر کے ساتھ لاحق نہ ہوگی حرام ہونے کی حیثیت سے اور حد کو قبول کرنے میں کیوں کہ شراب کے ایک قطرہ دینے پر حد واجب ہوتی ہے شراب کا ایک ایک قطرہ حرام ہے۔ یاد رہے جب تک سکر (نشہ) نہ آئے شراب حرام نہیں اور نہ ہی حد واجب ہوگی۔

90- کس کس شے کو خمر نہیں کہا جاتا نیز امام شافعی کس چیز کو خمر کہتے ہیں؟

ج):- کھجور، گندم، ستو اور منقع کے پانی کو خمر نہیں کہتے نہ ہی ان کے پینے پر کوئی حکم لگے گا لیکن امام شافعی علیہ الرحمۃ ہر ایک کو خمر کہتے ہیں یہ اعتبار کرتے ہوئے کہ یہ مخامرۃ العقل سے مشتق ہے اور وہ عام ہے ہر ایک کو شامل ہے۔

اگر سر میں رہے سودا ان کا سر گنبد خضرا ہو جائے

اگر دل میں کھچے نقشہ ان کا دل عرش معلٰی ہو جائے۔

... عبارت کی مختصر وضاحت کیجیئے:

(لا یُراد بنو بنیه فی الوصیة لابنائه)

اس عبارت میں ایک مسئلہ بتانا چاہتے ہیں کہ

" اگر کسی نے اپنے بیٹے زید کے لئے وصیت کی آگے اُس کے لئے بیٹے اور بیٹوں کے بیٹے ہیں تو یہ ابناء کی وصیت میں داخل ہوگا لیکن اس میں ابناء کے ابناء داخل نہ ہوں گے کیوں کہ لفظ "الابن" حقیقت میں الابن ہے اور ابن الابن مجاز ہے لہذا وصیت حقیقت کے ساتھ جمع نہ ہوگی

(امام ابویوسف اور امام محمد علیہ الرحمۃ) :- فرماتے ہیں

" ابن الابناء بھی وصیت میں داخل ہوں گے کیوں کہ اُن پر تو مطلق کا لفظ صادق آتا ہے پس مجاز اُن پر شامل ہوگا ظاہر کے اعتبار کرتے ہوئے۔

92- (اولمستم النساء اس آیت میں کس چیز سے چھونے کا ارادہ نہیں کیا گیا؟)

ج) :- اس آیت میں ہاتھ سے چھونے کا ارادہ نہیں کیا گیا۔

کیوں کہ لمس ہاتھ سے چھونے میں حقیقت ہے اور جماع میں مجاز ہے

امام شافعی دونوں معنی مراد لیتے ہیں - اس لئے کہ اللہ فرماتا ہے

" یا تم نے عورتوں کو چھوا ہو پانی نہ پاؤ تو پاکیزہ مٹی سے تیمم کرو "۔

○ اگر آیت میں مس بالید مراد لیں تو حدث کی وجہ سے تیمم ہوگا۔
اسی وجہ سے عورت کو چھونا ناقض وضو ہوگا۔

○ اگر آیت سے مس بالجماع مراد لیں تو جنبی کے لئے تیمم حلال ہو جائے گا۔

نحن نقول :-

ہم کہتے ہیں بالاجماع ہمارے اور تمہارے درمیان یہاں مجاز مراد ہے - دونوں کے درمیان جمع کے محال ہونے کی وجہ سے حقیقت کا ارادہ کرنا محال ہے۔

لہذا لمس بالید ناقض وضو نہ ہوگا یہاں تک کہ تیمم اُس کا خلیفہ بنے۔ بلکہ تیمم تو فقط جنابت سے خلیفہ ہے۔

93- اگر حربی امام سے امان طلب کرے تو کون سی فروع داخل ہوں گی؟

ج) :- اگر حربی امام سے امان طلب کرے یوں کہے:

(آمنونا علی ابنائنا و موالینا) ہمیں ہمارے بیٹوں اور موالیوں پر امان دو۔

تو اس امان میں بیٹوں کے بیٹے اور موالیوں کے موالی بھی داخل ہوں گے ابن کے لفظ میں ابناء الابناء مجاز ہیں موالی کے موالی موالی میں مجاز ہیں - اسی پر اعتراض وارد ہوتا ہے۔

A= اس طرح حقیقت اور مجاز کا اجتماع لازم آتا ہے حالانکہ آپ خود کہتے ہیں حقیقت اور مجاز کو جمع کرنا محال ہے؟

اعتراض کا جواب :-

مصنف علیہ الرحمۃ نے جواب دیا کہ اس امان میں فروع داخل ہوں گی کیوں کہ ظاہر اسم دم کے حق میں شبہ واقع ہوتا ہے یعنی ابناء اور موالی کا اطلاق کرنا ابناء الابناء اور موالی الموالی پر اس سے شبہ واقع ہوتا ہے خون کو محفوظ کرنے میں امان ثابت ہو گی کیوں کہ خون کی اصل یہ ہے کہ وہ محفوظ رہے۔

یوں نہ کہا جائے کہ وہ ارادۃً داخل ہوئے بالذات ارادہ تو وہ ہے کہ ابناء اور موالیوں کے لئے بلاواسطہ امان ثابت ہو۔ لیکن ابناء کا لفظ تو ظاہر ہے قرآن پاک میں قولہ تعالی :- (یابنی ادمَ) اسی طرح لفظ موالی عرف میں موالی الموالی پر مطلق ہے

94- ابناءُ الابناء اور موالی الموالی تو شامل ہوئے اگر حربی آباء اور امہات کی امان طلب کرے تو اُس میں اجداد اور جدات بھی شامل ہوتے چاہئیں ؟

ج) :- اس سوال میں اعتراض ہو رہا ہے :

A = حربی ابناء اور موالیوں کی امان طلب کرے تو ابناء الابناء اور موالی الموالی شامل ہوتے ہیں تو بالکل اسی طرح اگر آباء اور امہات کی امان طلب کی جائے تو اجداد و جدات بھی شامل ہوتے چاہئیں کیوں کہ ظاہر اسم جداد اور جدات کو شامل ہے ؟

(جواب) :- مصنف علیہ الرحمۃ نے اس اعتراض کا جواب دیتے ہوئے فرمایا :

" آباء و امہات کی امان میں اجداد و جدات داخل نہ ہوں گے کیوں کہ یہ تبعیت کے طریقے پر ہے فروعات اس میں داخل ہوں گی اصول داخل نہ ہوں گے۔

95- اگر مکاتب اپنے باپ کو خریدے تو کون مکاتب بنے گا ؟

ج) :- اگر مکاتب اپنے باپ کو خریدے تو اُس کا باپ اُس پر مکاتب بنے گا تو باپ اصل ہونے کی وجہ سے پیروی کرے گا۔

A = آپ تو کہتے تھے فروع ملی ہوتی ہیں نہ کہ اصول تو پھر باپ بھی تو اصل ہے ؟

جواب) :- ہم نے کہا بطور صلہ رحمی بیٹا باپ کو آزاد کر دے گا کیوں کہ انسان کو والدین کے ساتھ صلہ رحمی کا حکم ہے ادھر لفظ کا اعتبار نہیں

96- (حرمت علیکم امہاتکم .... الخ) اس آیت میں جدات کی حرمت کیوں شامل کی گئی ہے حالانکہ یہ اصول ہیں ؟

ج) :- اس آیت میں جدات کی حرمت کو شامل کیا فروع کی پیروی کرتے ہوئے حرمت کو شامل کیا گیا ہے۔

... (لا يضع قدم) کا حقیقی معنی بیان فرمائیں؟

ج):- فلاں کے گھر میں ننگے پاؤں جانا حقیقت ہے۔
جوتے پہن کر یا سوار ہو کر جانا مجاز ہے۔

98- (لا یضع قدمہ فی دار فلان) دار کا حقیقی و معنی مجازی بیان کریں؟

ج):- گھر کی حقیقت یہ ہے کہ وہ بطور ملک کے ہو۔
گھر کا مجازی معنی یہ ہے کہ وہ بطور اجارہ کے ہو یا عاریۃً ہو۔

99- مذکورہ مثال پر جو اعتراض وارد ہوتا ہے وہ وضاحت کے ساتھ بیان کریں؟

ج):- اعتراض کرنے والا کہتا ہے کہ بندہ ننگے پاؤں جائے یا جوتے پہن کر، سوار ہو کر جائے ہم کہتے ہو دونوں صورتوں میں بندہ حانث ہو جائے گا۔ گھر چاہے ملک میں ہو یا عاریۃً، اجارہ کے ہو ان دونوں صورتوں میں بندہ حانث ہو جائے گا۔
اس طرح تو حقیقت و مجاز کا اجتماع لازم آتا ہے جو کہ محال ہے؟

A کا جواب:
" مصنف علیہ الرحمۃ نے فرمایا =
یہ قسم ملک اور اجارہ پر ایک ساتھ، اسی طرح جوتے پہن کر اور ننگے داخل ہونا اس قول میں (لا یضع قدمہ فی دارِ فلان) عموم مجاز کا اعتبار کرتے ہوئے ہوگی وہ ہے داخل ہونا اور رہائش کی نیت۔
لا یضع سے لا یدخلُ مراد ہے۔ یہ مجازی معنی ہے اب چاہے وہ ننگے پاؤں داخل ہو یا جوتے پہن کر عموم مجاز کے اعتبار سے حانث ہو جائے گا اس سے حقیقت و مجاز کا اجتماع لازم نہیں آتا۔ یہ اس وقت ہوگا جب اس کے لئے کوئی نیت نہ ہو ہاں اگر اس نے نیت کی ہوئی ہو تو حکم اس کی نیت پر ہوگا

100- اگر بندے نے بغیر دخول کے قدم رکھا تو کیا وہ حانث ہوگا؟

ج):- اگر بغیر دخول کے قدم رکھا تو بندہ حانث نہ ہوگا کیوں کہ یہ حقیقت مہجورہ ہے جس کو چھوڑ دیا گیا ہے۔

o —— o —— o —— o

(...جس دن فلاں آئے گا) اس قول کی وضاحت کریں؟

ج):- یوم نہار میں حقیقت ہے رات میں مجاز ہے۔

اعتراض وارد ہوتا ہے:

"تم کہتے ہو رات میں آئے یا دن میں آئے دونوں صورتوں میں غلام آزاد ہو جائے گا تم تو حقیقت و مجاز کو جمع کر رہے ہو؟

(جواب)

ہم نے کہا یوم سے مراد وقت ہے اور وہ عام ہے دن اور رات دونوں شامل ہیں آقا عموم مجاز کے طریقے پر حانث ہو جائے گا یعنی معنی مجازی ہے اس میں

1- کہا گیا ہے کہ یوم مشترک ہے نہار اور مطلق وقت کے مابین تو وہ کون سی جگہ ہے جہاں یوم سے مراد نہار ہوگا اور کون سی جگہ ہے جہاں وقت مراد ہوگا؟

ج):-

- جب فعل ممتد ہوگا تو یوم سے نہار مراد ہوگا کیوں کہ یہ ایسا ممتد زمانہ ہے جو فعل کے لئے معیار کی صلاحیت رکھتا ہے۔
- جب فعل غیر ممتد ہوگا تو مطلق وقت مراد ہوگا (اس فعل کے لئے وقت کا ایک جزء بھی مل جائے تو کافی ہو جائے گا)۔

10- اگر مضاف الیہ اور عامل دونوں ممتد ہوں تو یوم سے کیا مراد ہوگا مثال دے کر وضاحت کریں؟

ج):- اگر مضاف الیہ اور عامل دونوں ممتد ہو تو یوم سے نہار مراد ہوگا۔

شوہر اپنی عورت سے کہے:

(أَمْرُكِ بِيَدِكِ يَوْمَ يَرْكَبُ زَيْدٌ)

"تیرا معاملہ تیرے ہاتھ میں ہے جس دن زید سوار ہوگا۔"

اس مثال میں مضاف الیہ اور عامل دونوں ممتد ہیں۔

- اگر مضاف الیہ اور عامل دونوں غیر ممتد ہوں تو یوم سے کیا مراد ہوگا مثال بھی دیں؟

ج):- اگر مضاف الیہ اور عامل دونوں غیر ممتد ہوں تو یوم سے مراد وقت ہوگا۔

آقا کہے:

(عبدی حرٌّ یوم یقدم فلان)

اس مثال میں مضاف الیہ اور عامل دونوں غیر ممتد ہیں۔

105- اگر مضاف الیہ اور عامل میں سے کوئی ایک ممتد ہو دوسرا نہ ہو تو اُس وقت یوم سے کیا مراد ہے؟

ج):- اگر مضاف الیہ اور عامل میں سے کوئی ایک ممتد ہو جیسے

(اُمْرُکَ بِیَدِکَ یَوْمَ یَقْدَمُ فُلَانٌ اَوْ اَنْتِ طَالِقٌ یَوْمَ یَرْکَبُ زَیْدٌ)

ممتد — غیر ممتد — غیر ممتد — ممتد

تو عامل معتبر ہوگا نہ کہ مضاف الیہ بالاتفاق۔

پھر اعتراض وارد ہوتا ہے۔

A = اوپر تم نے کہا اختلاف ہے کہ کون سا فعل معتبر ہے جس کا اس باب میں اعتبار کیا جائے گا اب کہتے ہو اتفاق ہے جب اختلاف ہے تو پھر اتفاق کہاں سے ہو گیا؟

ج):- ہم نے کہا انہوں نے صرف اعتبار عامل ہی میں کیا ہے مضاف الیہ کی طرف گئے ہی نہیں ہیں اگر جاتے تو پھر الگ بات تھی۔

10- مختصر وضاحت کریں:

(اِذَا قَالَ شَخْصٌ لِلّٰهِ عَلَیَّ صَوْمُ رَجَبٍ وَنَوٰی بِهِ النَّذْرَ ---- الخ عبارت)

ج):- اس عبارت میں ایک مسئلہ بتایا جا رہا ہے کہ۔

"جب کوئی شخص کہے مجھ پر رجب کا روزہ ہے وہ اس سے نذر اور یمین کی نیت کرتا ہے یا فقط یمین کی نیت کرتا ہے نذر کا خیال بھی اُس کے دل میں نہیں گزرتا تو وہ نذر ہوگا یا یمین ہوگا ایک ساتھ۔

اعتراض کرنے والے نے اعتراض کر دیا کہ

"یہ تو مجاز و حقیقت کو جمع کرنا لازم آ رہا ہے"۔

یہاں تک کہ ان کے فوت ہونے سے نذر کی قضاء لازم آئے گی اور یمین کے لئے کفارہ لازم ہوگا۔
وجہ سے کہا گیا ہے کہ رجب کی قرأت بغیر تنوین کے کی جائے تاکہ مراد اسی سال کا رجب ہو۔
فوات میں ثمرہ ظاہر ہو جائے برخلاف اس کے جب رجب اُس بندے کی عمر میں ہو تو اُس وقت موت کے وقت ظاہر ہوگا۔ فدیہ دینے کے ساتھ۔
حقیقت و مجاز کے جمع ہونے کی وجہ سے امام اعظم و محمد علیہما الرحمۃ پر اعتراض وارد ہوا تھا۔ لیکن امام ابو یوسف علیہ الرحمۃ پہلی میں نذر کا روزہ کہا تھا جب بندے نے نذر اور یمین کی ایک ساتھ نیت کی تھی۔ دوسری میں یمین فرمایا

0 ——— 0 ——— 0 ——— 0

107- اگر بندہ نذر اور یمین کی نیت نہ کرے یا نذر کی نیت کرے ساتھ یمین کی نفی کر دے یا نفی نہ کرے تو کیا حکم ہوگا؟

ج):- اگر بندہ نذر اور یمین کی نیت نہ کرے یا اُس نے نذر کی نیت تو کی ساتھ میں
○ یمین کی نفی کر دی یا نفی نہیں کی تو بالاتفاق وہ نذر ہو گی۔

○ اگر بندہ یمین کی نیت کرے ساتھ میں نذر کی نفی کر دے تو وہ بالاتفاق یمین ہو گی۔

108- حقیقت و مجاز کو جمع کرنے والا جو اعتراض وارد ہوا تھا مصنف علیہ الرحمۃ نے اُس کا کیا جواب دیا ہے؟

ج):- اعتراض جو وارد ہوا تھا وہ دو وجہوں سے تھا۔
(i) جب اُس نے نذر اور یمین کی نیت کی تھی۔
(ii) یمین کی نیت کی تھی فقط نذر کا خیال اُس کے دل میں نہیں گزرا تھا۔

یہ اعتراض طرفین کے مذہب پر وارد ہوا تھا۔
مصنف علیہ الرحمۃ نے جواب دیتے ہوئے ارشاد فرمایا:
"نذر اور یمین کا ارادہ کرنا ایک ساتھ اس صورت میں ہے۔"
کیونکہ نذر اپنے موجب کے اعتبار سے یمین ہے بندے کا قول: (للہ علیّ صیغۂ نذر)
یہ معنی موضوع لہ ہے وجوب کا وزن ہوگا مثال کے طور پر:
نذر سے پہلے فعل بھی مباح ہے ترک بھی مباح ہے نذر ماننے کے بعد فعل واجب ہو جائے گا اب اُس کا ترک حرام ہے۔ اس نذر کے وجوب سے لازم ہو گیا اُس مباح کا حرام ہونا جو ترک تھا۔

109- طریق الاستعارہ سے کیا مراد ہے؟

ج):- "دو چیزوں کے مابین اتصال چاہے وہ صورۃً ہو یا معنیً"۔

110- اصولیوں اور اہل بیان کے نزدیک اعرف میں استعارہ کیا ہے؟

ج):- اصولی استعارہ سے مجاز مراد لیتے ہیں اور اہل بیان کے عرف میں استعارہ مجاز کی ایک قسم ہے۔

111- اہل بیان استعارہ کسے کہتے ہیں؟

ج):- اگر مجاز میں تشبیہ کا علاقہ ہو تو اہل بیان اُسے استعارہ کا نام دیتے ہیں۔

112- مجاز مرسل کسے کہتے ہیں؟

ج):- اگر مجاز میں تشبیہ کے کو علاقوں میں سے کوئی علاقہ (سببیت، مسببیت، حال، محل، لازم، ملزوم وغیرہ) نہ ہو تو اُسے مجاز مرسل کہتے ہیں۔

113- صوری اور معنوی سے کیا مراد ہے؟

ج):- صوری سے مراد معنی مجازی کی صورت متصل ہو حقیقی معنی کی صورت کے ساتھ کہ وہ اُس کے لئے سبب بنتے یا علت، شرط، حال یا اُس کا عکس بنے۔
معنوی سے مراد معنی حقیقی و مجازی دونوں ایک معنی میں شریک ہوں وہ ایک معنی خاص بھی ہو اور عرف میں مشہور بھی ہو۔
جیسے (بہادری شیر کے لئے)۔

114- اتصال معنوی کی کوئی مثال دے کر مختصر وضاحت کیجیئے؟

ج):- بہادر مرد اور ہیکل معلوم (شیر) دونوں شریک ہیں ایسے معنی میں جو معنی خاص بھی ہے اور عرف میں مشہور بھی ہے۔ وہ معنی ہے شجاعت (بہادری) مرد کو اسد اس لئے ہیں کہتے کیوں کہ وہ حیوان ہے
اسی طرح اتصال معنوی کی ایک اور مثال ملاحظہ ہو۔
بارش کی صورت آسمان کی صورت کے ساتھ متصل ہوتی ہے۔ آسمان سے مراد بادل ہے کیوں کہ عرف میں ہر وہ جو اوپر ہو اور سایہ فگن ہو اُسے آسمان (سماء) بولتے ہیں۔ اور جو بارش ہے وہ سحاب (بادل) سے اترتی ہے پس یہ بھی اُس کے ساتھ متصل ہو گئی۔

115- دو چیزوں کے مابین علاقہ کس حیثیت کے ساتھ ہوتا ہے؟

ج):- دو چیزوں کے مابین علاقہ اس حیثیت سے ہوتا ہے کہ پہلا دوسرے کا سبب بنتا ہے یا پہلا دوسرے کے لئے مسبب بنتا ہے اول دوسرے کے لئے علت بنتا ہے یا اول دوسرے کے لئے معلول بنتا ہے۔

116- حسیات سے اتصال صوری کی نظیر بیان کریں؟

ج):- مسبب، سبب کے ساتھ متصل ہوتا ہے، معلول علت کے ساتھ متصل ہوتا ہے، ملک شراء کے ساتھ متصل ہوتی ہے، ملک متعہ، ملک رقبہ کے ساتھ متصل ہوتا ہے۔

-117 محسوسات میں اتصال معنوی کی مثالیں بیان کیجیئے؟

ج):۔ کفالہ اور حوالہ کے مابین اتصال کا ہونا۔
(ان دونوں کے ذریعے دین میں اعتماد ہوتا ہے)
صدقہ اور ھبہ کے مابین اتصال کا ہونا۔
(دونوں بغیر عوض کے تملیک کا فائدہ دیتے ہیں)۔

-118 اتصال صوری کی بعض انواع کو مصنف علیہ الرحمۃ نے کیوں ذکر کیا ہے؟

ج):۔ مصنف علیہ الرحمۃ نے اتصال صوری کی بعض انواع کو اس لئے ذکر کیا تاکہ علت اور سبب کے مابین فرق واضح ہوجائے۔

-119 اتصال صوری کی کتنی اقسام ہیں؟

ج) حقیقی اور مجازی معنی کے مابین اتصال صوری کی دو اقسام ہیں۔
(ا) سببیت (اا) تعلیل

سببیت ایک اور نوع ہے تعلیل ایک اور نوع ہے۔ تعلیل کا علاقہ زیادہ فضیلت والا ہے۔

-120 مصنف علیہ الرحمۃ نے پہلے تعلیل کے علاقہ کو بیان کیا پھر سببیت کو مقدم کرنے کی وجہ؟

ج):۔ تعلیل کا علاقہ زیادہ فضیلت والا ہے اسی وجہ سے تعلیل کے علاقہ کو مقدم کیا ہے۔

-121 عبارت کی وضاحت کریں؟

〈 اِتِّصَالُ الحُکْمِ بالعلّۃِ کاِتِّصالِ المِلْکِ بِالشِّراءِ وانہ یوجبُ الاستعارۃ من الطرفین 〉

اس عبارت میں یہ بتانا چاہتے ہیں کہ

× حکم کی وجہ سے اتصال کا پایا جانا ×

حکم کا اتصال پایا جانا علت کی وجہ سے یہ ایسے ہے جیسے ملک کا اتصال پایا جانا شراء کی وجہ سے تو یہ اتصال حکم اور علت دونوں جانب سے استعارہ کو واجب کرتا ہے۔ جائز ہے کہ علت ذکر کرکے حکم مراد لیا جائے اور حکم ذکر کرکے علت مراد لی جائے کیوں کہ حکم علت کی طرف محتاج ہوتا ہے ثبوت کی حیثیت سے اور علت محتاج ہوتی ہے حکم کی طرف شرعی حیثیت سے۔
لہٰذا جب علت حکم کے لئے مشروع ہوتی ہے تو محتاجی دونوں جانب سے آتی ہے استعارہ کی اصل یہ ہے کہ اُس کی طرف محتاجی کو ذکر کیا جائے اور محتاجی کا ارادہ بھی کیا جائے پس پھر استعارہ دونوں جانب سے درست ہوگا۔

122- علت کا استعارہ حکم کے لئے کیسے ہوتا ہے مثال دیجیئے؟

ج): دو مثالیں ملاحظہ ہوں:

(اذا قال ان اشتریتُ عبدًا فھُوَ حُرٌّ ونوی به الملک)

(قال إن مَلَکْتُ عبدًا فھُوَ حُرٌّ ونوی به الشراء)

دونوں قولوں میں دیانت ہے اللہ اور اُس کے درمیان۔

کیوں کہ شراء علت ہے اور ملک معلول ہے شراء میں اصل یہ ہے کہ اُس میں اجتماع الکل فی الملک کی شرط نہ ہو اور ملک کی اصل یہ ہے کہ اجتماع کی شرط ہو۔

اگر اُس نے نصف غلام خریدا پھر اُس کو بیچ دیا پھر دوسرا نصف خریدا تو وہ اس نصف کو صورت شراء میں آزاد کرے گا صورت ملک میں نہیں۔

وجہ:- معنی حقیقی کا اعتبار کرتے ہوئے۔

123- "مسبب کا اتصال سبب کے ساتھ" وضاحت کریں اور ایک مثال بھی دیں؟

ج): سبب سے کیا مراد ہے:

"جس کے لئے کوئی ایسی علت نہ ہو جس کی طرف حکم کی اضافت کی جائے"۔

اصطلاح میں سبب سے مراد:- "حکم کی طرف جانے کا کوئی راستہ نہ ہو اور نہ ہی حکم کی طرف وجوب، وجود کی اضافت کی جائے۔"

[مثال]:- ملک متعہ کا زوال متصل ہوتا ہے ملک رقبہ کے زوال کے ساتھ۔

124- ملک متعہ زائل ہونے کے ساتھ ملک رقبہ بھی زائل ہو جاتی ہے مثال دے کر وضاحت کریں؟

ج): جب آقا اپنی لونڈی سے کہتا ہے:

(أنتِ حُرَّۃٌ) "تو آزاد ہے"۔

اس قول کے بعد ملک رقبہ زائل ہو جاتی ہے اس کے واسطے کے ساتھ ملک متعہ بھی زائل ہو جاتی ہے اب وطی نہیں کر سکتے جب تک نکاح نہیں ہوتا۔

125- ملک متعہ کے ثبوت سے ملک رقبہ کیسے ثابت ہوتی ہے مثال دے کر وضاحت کریں؟

ج): بندہ کہے: (اشتریتُ ھذہ الأمۃ) "میں نے یہ لونڈی خریدی"۔

اس قول سے ملک رقبہ ثابت ہوگی اس کے واسطے سے ملک متعہ بھی ثابت ہوگا۔

فیصح استعارۃ السبب للحکم دون عکسہ

ترجمہ:- "سبب کا استعارہ حکم کے لئے درست ہے لیکن مسبب کا استعارہ حکم کے لئے درست نہیں"۔

مثالیں ملاحظہ ہوں۔

○— سبب کا استعارہ حکم کے لئے —○

بندہ کہے تو آزاد ہے اپنے اس قول سے طلاق کا ارادہ کرے تو ایسا کرنا درست ہے

بندہ عورت سے کہے "میں نے اپنی جان کو تجھے بیچ دیا اس قول سے نکاح کا ارادہ کرے تو ایسا کرنا درست ہے

○— مسبب کا استعارہ حکم کے لئے —○

بندہ کہے تو طلاق والی ہے اس قول سے آزادی کو ارادہ کرے تو ایسا کرنا درست نہیں کیوں کہ مسبب بول کر سبب مراد نہیں لے سکتے

بندہ کہے میں نے تجھ سے نکاح کیا اس قول سے مراد لے میں نے تجھے بیچا تو ایسا کرنا درست نہیں ہے

کیوں کہ مسبب محتاج ہوتا ہے سبب کی طرف ثبوت کی حیثیت سے اور سبب محتاج نہیں ہوتا مسبب کی طرف شرعی حیثیت سے کیوں کہ آزادی ملک رقبہ کے زوال کے ساتھ شروع ہوتی ہے ملک متعہ کا زوال اتفاقاً حاصل ہوتا ہے۔

اسی طرح بیع ملک رقبہ کے لئے مشروع ہوئی وطی کا حلال ہونا اتفاقاً حاصل ہوا۔

12- کیا مسبب کو ذکر کر کے سبب مراد لینا جائز ہے؟

ج): جی نہیں مسبب کو ذکر کر کے سبب مراد لینا جائز نہیں مگر ایک صورت ہے جب مسبب، سبب کے ساتھ مختص ہو

کقولہ تعالیٰ:

(إِنِّي أَرَانِي أَعْصِرُ خَمْرًا) "بے شک میں نے خواب دیکھا کہ میں شراب نچوڑ رہا ہوں"

شراب انگور کی ہوتی ہے خمر کہتے ہی اُسے ہیں جو انگور سے بنے۔ اب محتاجی دونوں جانب سے ہوگی۔ انگور خمر کا سبب ہیں۔

عتاق کا استعارہ لینا طلاق کے لئے جائز ہے یا نہیں امام شافعی کیا فرماتے ہیں؟

ج): امام شافعی فرماتے ہیں:

"عتاق کا استعارہ لینا طلاق کے لئے جائز ہے اور طلاق کو ذکر کر کے عتاق مراد لینا بھی جائز ہے۔"

دونوں میں سے ہر ایک سرایت پر مبنی ہیں۔ کل میں حکم کو ثابت کرنا سرایت کہلاتا ہے۔

ہم نے کہا: "طلاق کو رفع قید کے لئے وضع کیا گیا ہے اور آزادگی کو قوت ثابت کرنے کے لئے وضع کیا گیا ہے تو یہ دونوں اصلاً متشابہ نہیں ہیں۔

12- حقیقت کو چھوڑ کر مجاز کی طرف کب جائیں گے؟

ج): جب حقیقت متعذرہ ہو یا مہجورہ ہو تو مجاز کی طرف پھر جائیں گے۔

13- حقیقت متعذرہ کی تعریف کریں؟

ج): جس کی طرف پہنچنا ممکن نہ ہو اُسے حقیقت متعذرہ کہتے ہیں۔

13- حقیقت مہجورہ کی تعریف کریں؟

ج): جس کی طرف پہنچنا ممکن ہو مگر لوگوں نے اُس کو ترک کر دیا ہو۔

13- (اِذا حلف لا یأکلُ من ھٰذہ النّخلۃ) یہ کس کی مثال ہے؟ مختصر وضاحت کریں۔

ج): یہ حقیقت متعذرہ کی مثال ہے۔ عین نخلہ کو کھانا متعذر ہے لہٰذا مجاز کی طرف جائیں گے نخلہ کو کھانے سے مراد اُس کے پھل کھانے ہوں گے۔ اگر اُس درخت کے پھل نہ ہوں تو اُس درخت کا ثمن مراد ہوگا جو بیع سے حاصل ہوتا ہے۔

13- اگر بتدن تکلف کر کے عین نخلہ کو کھالے تو حانث ہوگا؟

ج): اگر بتدن تکلف کر کے عین نخلہ کو کھالے تو حانث نہ ہوگا کیوں کہ جو متعذر ہوتا ہے وہ حکم سے متعلق نہیں ہوتا۔

13- (لا یضع قدمہ فی دار فلان) یہ کس کی مثال ہے؟

ج): یہ حقیقت مہجورہ کی مثال ہے۔

135- "مجبور شرعی مجبور عادۃً کی طرح ہے" اس کی مختصر وضاحت کیجیئے؟

ج:۔ جو شرعاً مجبور ہو وہ اس مجبور کی طرح ہے جو عادتاً ہو یہاں تک کہ خصومت کے ساتھ توکیل (وکالت) کو مطلق جواب کی طرف پھیر دیں گے یعنی

"کسی بندے نے ایک وکیل مقرر کیا کہ وہ قاضی کے پاس مدّعی سے جھگڑا کرے تو اس خصومت کو مطلق جواب کی طرف پھیر یں گے کیونکہ خصومت جو ہے وہ ہے فقط انکار کرنا۔ چاہے دعوی کرنے والا حق پہ ہو یا نہ ہو۔ جھگڑا کرنا شرعاً حرام ہے لہذا اس کو مطلق جواب کی طرف پھیریں گے۔

136- عبارت کی وضاحت کریں۔

(اِذا حلف لا یکلم ھذا الصبیّ لم تُقیَّدْ بزمانِ صباہ)

یہ حقیقت مھجورہ کی مثال ہے۔ کہتے ہیں کہ جب کوئی بندہ قسم کھائے کہ میں اِس بچے سے کلام نہ کروں گا تو اِس قسم کو بچے کے بچپن والے زمانے تک مقید نہ کریں گے۔ یہ بات یاد رکھیں بندے نے "الصبي" معرفہ بولا ہے۔

کیونکہ ان الصبی شرعاً مھجور ہے نبی پاک نے فرمایا:

(جو ہمارے چھوٹوں پر رحم نہیں کرتا ہمارے بڑوں کی توقیر نہیں کرتا وہ ہم میں سے نہیں)

لہذا مجاز کی طرف پھیریں گے مطلب ہوگا کہ میں اس ذات سے کلام نہیں کروں گا اگر اس نے بڑے ہونے کے بعد کلام کیا تو حانث ہو جائے گا۔

137- اگر (اذا حلف لا یکلم ھذا الصبی) والی مثال میں "الصبی" کو نکرہ لائے تو پھر کیا ہوتا؟

ج:۔ اگر "الصبیّ" کو نکرہ لائیں تو قسم کو بچے کے بچپن والے زمانے کے ساتھ مقید کریں گے نکرہ ہے اصل کی طرف جائیں گے اس صورت میں بچپن کا زمانہ مراد ہو گا۔ کیونکہ وصف صباء مقصود یا لحلف ہوگا وصف حلف کی طرف بلانے والا ہو گا کیونکہ بچہ نا سمجھ تھا بچنا لازم آئے گا تو اصل کی طرف جائیں گے اگرچہ مھجور شرعی ہو۔

اگر حقیقت مستعملہ ہو اور مجاز متعارف ہو تو کیا اولی ہے اختلاف لکھیں؟

ج:۔ اگر حقیقت مستعملہ ہو اور مجاز متعارف ہو تو:

(امام اعظم کے نزدیک): "حقیقت اولی ہے"۔

(صاحبین کے نزدیک) "مجاز اولی ہے"۔

إن مثالوں کی وضاحت کریں؟

(ج)؛ (اذا حلف لا یأکل من هذه الحنطة أو لا یشرب من هذه الفرات)

"اذا حلف لا یأکل من هذه الحنطة"

حقیقت یہ ہے کہ عین حنطۃ کو کھایا جائے یہ والی حقیقت مستعمل ہے کیونکہ حنطۃ کو گلایا جاتا ہے اور اُبالا بھی جاتا ہے۔
(گندم کے دانے اُبال کر چینی ڈال کے کھائے جاتے ہیں جیسے عرف میں گھنگریاں بولتے ہیں)

لیکن مجاز یہ ہے کہ روٹی کھائی جائے عادت میں یہ غالب استعمال ہے لہٰذا:

(امام اعظم علیہ الرحمۃ) کے نزدیک عین حنطۃ کو کھانے سے حانث ہو جائے گا۔

(صاحبین علیہما الرحمۃ) کے نزدیک روٹی کھانے سے حانث ہوگا اور عموم مجاز کا اعتبار کرتے ہوئے دلیہ وغیرہ سے بھی حانث ہوگا ہر وہ چیز جو گندم کے پیٹ سے نکلے وہ کھانے سے بندہ حانث ہوگا۔

اعتراض وارد ہوتا ہے:

"پھر تو ستو شریف کھانے سے بھی بندہ حانث ہو جائے گا"؟

(ج):- کہا گیا ہے کہ وہ دوسری جنس ہے عرف میں اس کا کوئی اعتبار نہیں کیا جاتا۔

"لا یشرب من هذه الفرات"

حقیقت یہ ہے کہ منہ لگا کر پیا جائے یہ حقیقت مستعمل ہے جیسا کہ اہل بوادیوں کا طریقہ ہے لیکن مجاز غالب الاستعمال ہے وہ ہے "چلو بھر کے یا برتن میں بھر کے پانی پینا" لہٰذا:

(امام اعظم علیہ الرحمۃ): کے نزدیک منہ لگا کر پینے سے بندہ حانث ہو جائے گا۔

(صاحبین کے نزدیک): منہ لگا کر، چلو میں بھر کے، برتن میں پینے سے حانث ہو جائے گا۔ صاحبین عموم مجاز کا اعتبار کرتے ہیں۔

یاد رہے!!!

"اگر کوئی نہر فرات سے پانی پیتا ہے تو حانث نہ ہوگا کیونکہ اُس نہر سے فرات کا نام منقطع ہو گیا ہے ہاں اگر کوئی کہے میں ماء فرات سے پانی نہیں پیوں گا پھر لے لیتا ہے تو بالاتفاق حانث ہو جائے گا یہ سارا معاملہ اُس وقت ہوگا اگر وہ کسی شے کی نیت نہیں کرتا اگر کسی شے کی نیت کرتا ہے تو پھر معاملہ اُس کی نیت پر ہے۔

ان مثالوں کی وضاحت کریں؟

(ج): (اذا حلف لا یأکل من ھذہ الحنطۃ أو لا یشرب من ھذہ الفرات)

"اذا حلف لا یأکل من ھذہ الحنطۃ"

حقیقت یہ ہے کہ عین حنطۃ کو کھایا جائے

مستعمل ہے کیوں کہ حنطۃ کو گلایا جاتا ہے اور اُبالا بھی جاتا ہے۔ یہ والی حقیقت

((گندم کے دانے اُبال کر چینی ڈال کر کھائے جاتے ہیں جیسے عرف میں گھنگریاں بولتے ہیں))

لیکن مجاز یہ ہے کہ روٹی کھائی جائے عادت میں یہ غالب استعمال ہے لہٰذا:

(امام اعظم علیہ الرحمۃ) کے نزدیک عین حنطۃ کو کھانے سے حانث ہو جائے گا۔

(صاحبین علیہما الرحمۃ) کے نزدیک روٹی کھانے سے حانث ہوگا اور عموم مجاز کا اعتبار کرتے ہوئے دلیہ وغیرہ سے بھی حانث ہوگا ہر وہ چیز جو گندم کے پیٹ سے نکلے وہ کھانے سے بندہ حانث ہوگا۔

اعتراض وارد ہوتا ہے:

"پھر تو ستو شریف کھانے سے بھی بندہ حانث ہو جائے گا"؟

(ج):- کہا گیا ہے کہ وہ دوسری جنس ہے عرف میں اس کا کوئی اعتبار نہیں کیا جاتا۔

"لا یشرب من ھذہ الفرات" حقیقت یہ ہے کہ منہ لگا کر پیا جائے یہ حقیقت مستعملہ ہے جیسا کہ اہل بوادیوں کا طریقہ ہے لیکن مجاز غالب الاستعمال ہے وہ ہے "چلو بھر کے یا برتن میں بھر کے پانی پینا" لہٰذا:

(امام اعظم علیہ الرحمۃ): کے نزدیک منہ لگا کر پینے سے بندہ حانث ہو جائے گا۔

(صاحبین کے نزدیک): منہ لگا کر، چلو میں بھر کے، برتن میں پینے سے حانث ہو جائے گا۔ صاحبین عموم مجاز کا اعتبار کرتے ہیں۔

یاد رہے!!!

" اگر کوئی نہر فرات سے پانی پیتا ہے تو حانث نہ ہوگا کیوں کہ اس نہر سے فرات کا نام منقطع ہو گیا ہے ہاں اگر کوئی کہے میں ماء فرات سے پانی نہیں پیئوں گا پھر پی لیتا ہے تو بالاتفاق حانث ہو جائے گا یہ سارا معاملہ اُس وقت ہوگا اگر وہ کسی شے کی نیت نہیں کرتا اگر کسی شے کی نیت کرتا ہے تو پھر معاملہ اُس کی نیت پر ہے۔

حقیقت ... والا جو اختلاف گزرا اُس کا ثمرہ کس بناء پر ہے؟

ج):- امام اعظم کے نزدیک حقیقت اولیٰ تھی صاحبین کے نزدیک مجاز اولیٰ تھا اس کا ثمرہ یہ ہے کہ:

(امام اعظم علیہ الرحمۃ) کے نزدیک مجاز حقیقت کا خلیفہ ہے تکلم میں

(صاحبین کے نزدیک) کے نزدیک مجاز حقیقت کا خلیفہ ہے حکم میں

امام اعظم کے نزدیک تکلم میں خلیفہ سے مراد یہ ہے کہ عربی الفاظ درست ہوں، ترکیب درست ہوں)، اُس پر حکم لگانا عقلاً ممتنع نہ ہو۔

اگر ان تین شرائط میں سے کوئی شرط نہ پائی جائی تو کلام لغو ہو جائے گا۔

صاحبین کے نزدیک حکم میں خلیفہ سے مراد یہ ہے کہ ظاہری معنی کو مراد لینا درست ہو

امام اعظم علیہ الرحمۃ کے مؤقف کی مثال:

(ھذا ابنی" کوئی یہ کہے کہ یہ میرا بیٹا ہے) تو اس سے حریت (آزادی) مراد لے سکتے ہیں۔ کیوں کہ حریت ھذا ابنی کا خلیفہ ہے۔ "ھذا ابنی" والے قول کا معنی بھی درست ہے، ترکیب بھی درست ہے یہ بات عقلاً ممتنع بھی نہیں ہے۔

صاحبین کے مؤقف کی مثال:

(ھذا ابنی "یہ میرا بیٹا ہے) یہ قول آقا اپنے غلام سے کہہ رہا ہے۔

تو صاحبین کے نزدیک آزادی واقع نہ ہو گی کیوں کہ ان کے نزدیک ظاہری معنی کو مراد لینا درست ہونا چاہیے لیکن یہاں پر ایسا معاملہ نہیں کیوں کہ غلام کیسے بیٹا ہو سکتا ہے۔

140- مذکورہ اختلاف پر عندنا و صاحبین کے مابین ثمرہ کس طرح ظاہر ہو گا؟

ج):- اگر آقا اپنے بڑے غلام سے کہتا ہے:

(ھذا ابنی)

(امام اعظم کے نزدیک) آزادی واقع ہو جائے گی۔

(وجہ) تینوں شرائط پائی جا رہی ہیں عبارت بھی درست ہے، ترکیب بھی اور حکم لگانا عقلاً ممتنع نہیں ہے۔

اگرچہ اس کا معنی درست نہیں ہے۔

(صاحبین کے نزدیک) آزادی واقع نہ ہو گی کیوں کہ ان کے نزدیک ظاہری معنی درست ہونا چاہیئے لہٰذا یہ کلام لغو ہو جائے گا۔

141- (قول الرجل لعبدہ اعتقتک قبل ان تخلق او خلق)
اس عبارت میں امام اعظم پر اعتراض وارد ہوتا ہے اس اعتراض کو اور جواب کو تحریر فرمائیں؟

ج: اعتراض:- "آپ کہتے ہو کہ عربی الفاظ درست ہونے چاہئیں۔ اس قول (قول الرجل لعبدہ اعتقتک ---- الخ) میں عربی الفاظ درست ہیں لیکن معنی درست نہیں ہے پھر بھی آپ کہتے ہو کلام لغو ہو جائے گا؟

(جواب):- ہم کہتے ہیں عربی الفاظ بھی درست ہیں، ترکیب بھی درست ہے لیکن اس پر حکم لگانا عقلاً ممتنع ہے ہم پہلے ہی عرض کر چکے اگر تینوں شرائط نہ پائی گئیں تو کلام لغو ہو جائے گا۔
برخلاف "ھذا ابنی" کے کیوں کہ یہ ترجمے کے لحاظ سے درست ہے محال ہوتا جو لازم آیا ہے وہ مشار الیہ کی وجہ سے ہے۔ کیوں کہ وہ عمر کے لحاظ سے بڑا ہے۔

142- اگر کوئی اسم اشارہ کو لائے بغیر یوں کہے "العبد الاکبر منی ابنی" تو کلام کا کیا حکم ہے؟

ج):- صاحبین کے نزدیک ویسے باطل تھا ہمارے نزدیک یہی کلام لغو چلا جائے گا کیوں کہ بغیر مشار الیہ کے ہے حالانکہ مرد کا قول "ھذا ابنی" عربی اور ترجمے کے اعتبار سے درست ہے خارج کی طرف نظر کرتے ہوئے معنی حقیقی محال ہے لہٰذا مجاز کی طرف پھریں گے تاکہ کلام لغو نہ ہو وہ ہے آزادی۔

143- جب حقیقت اور مجاز دونوں متعذر ہوں تو کیا حکم ہے؟ مثال دیں۔

ج):- کلام لغو ہو جائے گا۔

مثال:- اگر کوئی مرد ایسی عورت کے بارے میں کہتا ہے۔ جس کا نسب معروف ہے۔ (ھذہ بنتی) یا وہ اس کی عمر سے بڑی ہے۔
تو حرمت ابدیہ واقع نہ ہوگی کلام لغو ہو جائے گا۔
کیوں کہ یہاں پر معنی حقیقی و معنی مجازی مراد لینا درست نہیں معنی حقیقی تو ظاہر ہے کہ مراد نہیں لے سکتے
(i) ایک تو عورت عمر میں بڑی ہے (ii) دوسرا اس کا نسب معروف ہے۔

معنی مجازی بھی مراد نہیں لے سکتے یعنی طلاق۔
کیوں کہ طلاق سابقہ نکاح کے درست ہونے کا تقاضا کرتی ہے
اور بیٹی ہونا ہمیشہ ہمیشہ کے لئے حرمت ابدیہ کو ثابت کرتی ہے لہٰذا طلاق
بھی مراد نہیں لے سکتے۔ اسی وجہ سے کلام لغو ہو جائے گا۔

اگر بندہ "ھذہ بنتی" والے قول پر اصرار کرتا ہے تو قاضی جدائی کروا دے گا لیکن خبردار
یاد رہے کوئی یہ نہ کہے کہ جدائی اس وجہ سے کروائی کہ حرمت ثابت ہو گئی ناں ناں۔
بلکہ اس وجہ سے جدائی کروائی کہ وہ جماع کے حق کو روکنے والا تھا۔ جس طرح مجبوب اور عنین
ظالم ہوتے ہیں۔

اگر دونوں شرائط مفقود ہوں تب کیا حکم ہوگا؟

ج):- اگر دونوں شرطیں مفقود ہوں:

(i) عورت کا نسب معروف نہ ہو
(ii) مرد سے بڑی نہ ہو

تو نسب ثابت ہو جائے گا۔

145- اُن پانچ قرائن کے نام لکھیں جن کی وجہ سے حقیقت کو چھوڑ دیا جائے گا؟

(ج):- پانچ قرائن درج ذیل ہیں۔

(i) دلالۃ عادۃ (ii) دلالت لفظ فی نفسہ
(iii) دلالۃ سیاق نظم (iv) دلالۃ معنی یرجع الی المتکلم
(v) دلالۃ محل الکلام

146- دلالۃ عادۃ کی وجہ سے حقیقت کو چھوڑ دیا جاتا ہے مع امثلہ وضاحت کریں؟

ج):- عرف عام کی وجہ سے حقیقت کو چھوڑ دیا جاتا ہے۔

جیسے نماز اور حج کی منت ماننا۔

کیوں کہ نماز کا لغوی معنی ہے "دعا کرنا"
قولہ تعالیٰ: (یاایھا الذین اٰمنوا صلوا علیہ) پھر اس کے حقیقی معنی
کو چھوڑ کر ارکان معلومہ اور عبادت مقصودہ کی طرف پھیر دیا گیا لہٰذا اگر کوئی شخص قسم
کھاتا ہے کہ مجھ پر نماز پڑھنا واجب ہے تو اس سے مراد ارکان معلومہ والی نماز ہوگی دعا نہ ہوگی
اسی طرح حج کا لغوی معنی ہے "قصد کرنا" پھر اس کو مکہ میں مخصوص جگہ کی طرف پھیر دیا گیا لہٰذا اب
اگر کوئی قسم کھائے تو اس پر عبادت معہودہ لازم آئے گا۔ دیکھیے عرف کی وجہ سے
حقیقت کو چھوڑ دیا گیا ہے۔

-دلالت لفظ فی نفسہ کی وجہ سے حقیقت کو چھوڑ دیا جاتا ہے مثال دے کر وضاحت کریں؟

ج):- دلالۃ لفظ فی نفسہ میں لفظ اپنے مشتق اور اپنے مادہ کے حروف کے اعتبار سے دلالت کرے گا اطلاق کے اعتبار سے دلالت نہ کرے گا

حکم:-
○ لفظ کو اُس معنی کے لئے وضع کیا گیا ہو جس میں قوت ہو
لہٰذا اس صورت میں ناقص معنی خارج ہو جائے گا
○ اگر لفظ کے معنی میں ضعف اور کمی ہو تو جو زائد ہو گا وہ بھی خارج ہو جائے گا۔

○ وہ معنی جس میں قوت ہو اُس کی مثال:
(اذا حلف لا یأکل لحمًا) اس مثال میں مچھلی کا گوشت شامل نہ ہو گا کیوں کہ لحم اُس کو کہا جاتا ہے جس میں قوت ہو اور قوت بغیر خون کے نہیں ہوتی مچھلی کے اندر خون نہیں ہوتا لہٰذا مچھلی کا گوشت کھانے سے حانث نہ ہو گا۔
(یہ ہمارا موقف ہے)
صاحبین کے نزدیک مچھلی کے گوشت سے حانث ہو گا۔
کیوں کہ قرآن پاک میں مچھلی کے گوشت کو لحمًا طریًا کہا گیا ہے۔

صاحبین کی دلیل کے 2 جواب:
(i) ہم نے حانث نہ ہونے کا جو حکم لگایا ہے وہ لفظ کے مأخذ کی وجہ سے ہے۔
(ii) عام طور پر جو مچھلی بیچنے والا ہوتا ہے اُسے گوشت بیچنے والا نہیں کہتے۔

اسی پر ایک اور مثال

(کل مملوک لی حُرٌّ) اس مثال میں مکاتب شامل نہ ہو گا کیوں کہ مملوک اُسے کہتے ہیں جو ہر طریقے سے مملوک ہوتا ہے۔ لیکن مکاتب من کل وجہٍ مملوک ہوتا ہے اور من کل وجہٍ مملوک نہیں ہوتا۔ مکاتب میں معنی ناقص پایا جا رہا ہے اسی وجہ سے مکاتب شامل نہ ہو گا۔

○ —— ○ —— ○ —— ○ ——

— وہ معنی جس میں ضعف ہو اس کی مثال —

(اذا حلف لا یأکل الفاکھۃ) اس مثال میں انگور، کھجور اور انار شامل نہ ہوں گے کیوں کہ فاکھۃ سے مراد وہ پھل جو بطور لذت کے کھائے جاتے ہیں ان سے بدن کو قوت دینے والا معنی مراد لینا درست نہیں کیوں کہ یہ معنی زائد ہے۔ یہی معنی انگور میں پایا جاتا ہے لہٰذا یہ فاکھۃ کے حکم میں داخل نہ ہوں گے۔

148- (اما ادخال الطرار فی السارق) اس عبارت میں ایک اعتراض ہے وہ اعتراض مع جواب تحریر کریں؟

ج):- **اعتراض:-** اعتراض وارد ہوتا ہے کہ تم نے طرار کو بھی سارق کے حکم میں داخل کر دیا تھا کیوں طرار میں سارق کی مثل زیادتی زیادہ تھی اب عنب، کھجور میں بھی تو معنی کی زیادتی ہے آپ اس کو بھی شامل کرتے؟

ج):- ہم نے کہا طرار کو ہم نے سارق کے حکم میں داخل کیا تھا تو وہاں پر مضر نہیں تھا لیکن اگر ہم انگور کو فاکھۃ میں داخل کرتے ہیں تو اس سے فاکھۃ کا معنی تبدیل ہوتا ہے۔

149- دلالۃ سیاق نظم کی وجہ سے حقیقت کو چھوڑ دیا جاتا ہے مثال دے کر وضاحت کریں؟

ج):- سیاق نظم سے دلالت کرنا۔ کلام کے چلائے جانے کے سبب اُس قرینہ لفظیہ کے ساتھ جو قرینہ ملا ہوا ہوتا ہے اب برابر ہے کہ وہ پہلے ہو یا بعد میں

مثال:-

(جیسے کو کہے: طَلِّقْ امرأتی اِنْ کُنْتَ رَجُلاً ۔۔۔۔ الخ)

اس لفظ کا حقیقی معنی تو تفویض (سپرد کر دینا) طلاق ہے لیکن اس کو نظم کی دلالت کی وجہ سے چھوڑ دیا گیا ہے قولہ "اِنْ کنت رجلاً" قرینہ ہے یہ کلام اُس وقت کرتے ہیں جب مخاطب وکیل نہ بنے۔ لہٰذا اس میں مجازاً توبیخ (دھمکی) مراد ہوگا۔ جیسا کہ قولہ تعالیٰ میں توبیخاً فرمایا گیا ہے

(فمن شاء فلیؤمن ومن شاء فلیکفر انا اعتدنا للظلمین نارًا)

اس پر جو قرینہ دلالت کر رہا ہے وہ ہے ((اعتدنا للظلمین نارًا))

150- "بدلالۃ معنی یرجع الی المتکلم" کی وجہ سے حقیقت کو چھوڑ دیا گیا ہے مثال دے کر وضاحت کریں؟

ج) :- (1) جیسے کوئی شخص اپنی بیوی سے کہتا ہے:

(اِنْ خَرَجْتِ فَأَنْتِ طَالِقٌ)

اس قول کو سننے کے بعد اگر وہ عورت فوراً چلی گئی تو طلاق واقع ہو جائے گی اگر وہ کچھ دیر ٹھہری رہتی ہے تو طلاق واقع نہ ہوگی کیوں کہ کلام کی حقیقت تو یہ ہے کہ وہ عورت جب جب نکلے طلاق واقع ہو جائے مگر متکلم کے کلام کی دلالت اس بات کی طرف لوٹ رہی ہے کہ وہ اُسی وقت نکلے لہٰذا حقیقی معنی کو چھوڑ دیا جائے

(2) اگر کوئی مرد دوسرے سے کہے۔

(تَعَالِ تَغَدَّ معی ..." آؤ میرے ساتھ ناشتہ کرلو

اگر تو نے ناشتہ کر لیا تو میرا غلام آزاد ہے۔

اب اس قول کا حقیقی معنی تو یہ ہے کہ جب بھی وہ اُس کے ساتھ ناشتہ کرے تو اُس کا غلام آزاد ہو جائے لیکن اس کو دلالۃ معنی یرجع الی المتکلم کی وجہ سے چھوڑ دیا گیا ہے وہ اس کے بعد ناشتہ کرتا ہے اپنے گھر میں آ کر تو وہ حانث نہ ہوگا نہ ہی اُس کا غلام آزاد ہوگا کیوں کہ تغدی وہ والا ناشتہ ہے جس کی طرف مدعو کیا گیا ہو اب جو یہ گھر میں بیٹھ کر کھا رہا ہے مدعو والا کھانا تو نہیں ہے۔

151- "بدلالۃ محل الکلام" کی وجہ سے حقیقت کو چھوڑ دیا گیا ہے مثال دے کر وضاحت کریں؟

ج) :- کیوں کہ اگر حقیقی معنی کو مراد لیں تو قرآن و حدیث میں کذب لازم آئے گا جیسے قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

(انما الاعمال بالنیات) " اعمال کا دارومدار نیتوں پر ہے"۔

اس کا حقیقی معنی تو یہ ہے کہ اعمال جوارح بغیر نیت کے درست نہیں ہوتے یہ بات درست نہیں ہے۔ کیوں کہ بعض اعمال جوارح بغیر نیت کے درست ہوتے ہیں۔ اگر ثواب کو مقدر کریں تو ظاہر ہے کہ اعمال کا جائز ہونا دنیا میں موقوف رہے گا نیت پر۔ اگر حکم کو مقدر کریں تو دو صورتیں ہیں۔ اخروی بالاجماع مراد

-152

عندنا ... کے لئے نیت شرط ہے یا نہیں؟

ج: ہمارے نزدیک عموم مشترک لازم آئے گا یہ اس پر دلالت نہیں کرتا کہ اعمال نیت پر موقوف رہیں گے اسی وجہ سے وضو میں نیت کرنا فرض نہ ہو گا جو امام شافعی نے کہا ہے۔
تمام عبادات میں ثواب مقصود ہے اگر عبادت نیت کے بغیر ثواب سے خالی ہو جائیں تو پھر جواز فوت ہو جائے گا رسول اللہ نے فرمایا۔
(میری اُمتی سے خطاء اور نسیان کو اُٹھالیا گیا ہے)
اس حدیث کا ظاہری معنی تو یہ ہے کہ خطاء اور نسیان امت میں ہوں گے ہی نہیں۔ یہ باطل ہے۔ اِس کو محمول کریں گے اس بات پر کہ آخرت میں گناہ مرفوع کر دیئے جائیں

-1: عبارت کی وضاحت کریں۔
(والتحریم المضاف الی الاعیان کالمحارم والخمر حقیقة عندنا خلافاً للبعض)

تکمیل 12:43 PM بروز بدھ
09 جنوری 2022ء
فقیر عبدالمنان عطاری قادری

مرتب : محمد وقار حسین قادری
محمد شکیل عطاری
محرر : محمد جاوید عطاری قادری
اسلامک یونیورسٹی فیضان اہل بیت (ملتان)

LCQ'S (1)

...ت اور حدیث تعریف نیز باب اقسام السنہ کتنی اور کونسی اقسام پر مشتمل ہے۔

...نت: حضور علیہ السلام کے قول، فعل، تقریر اور صحابہ کے قول، فعل پر سنت کا اطلاق کیا جاتا ہے۔

...یث: حدیث کا اطلاق صرف حضور علیہ السلام کے قول پر ہوتا ہے۔

...اقسام السنہ کی اقسام۔

(۱) کیفیۃ الاتصال بنا من رسول اللہ۔
(۲) التقسیم الثانی فی الانقطاع۔
(۳) تقسیم الثالث فی بیان محل الخبر الذی جعل الخبر فیہ حجۃ
(۴) التقسیم الرابع فی بیان نفس الخبر

...التقسیم الاوّل فی کیفیۃ الاتصال بنا من رسول اللہ" مذکورہ تقسیم وجہ حصر کیں نیز اسکی وضاحت مع امثلہ بیان کریں۔

...: وجہ حصر:
اتصال کامل ہوگا یا غیر کامل ہوگا اگر کامل ہوگا تو اس کو متواتر کہیں گے اور اگر غیر کامل ہو تو اس میں شبہ صرف صورۃً ہوگا یا صورۃً معناً دونوں طرح ہوگا۔ اوّل کو مشہور اور ثانی کو خبر کہیں گے۔

...ضاحت:
پہلی قسم اس چیز کے بارے میں ہے کہ جو حدیث ہے وہ حضور علیہ السلام سے کیسے پہنچی ہے یعنی اس کے پہنچنے کی کیفیت کیا ہے اس کی تین صورتیں ہیں۔

(۱) اتصال کامل ہوگا:
جیسے: خبر متواتر

متواتر کی تعریف: وہ خبر جسکو ایسی قوم نے روایت کیا ہو کہ جن کی تعداد بے شمار ہو ان سب کا جھوٹ پر جمع ہونے کا وہم بھی نہ ہو کثرت کی وجہ سے
بہ صورت حال اس خبر یعنی متواتر میں اوّل، آخر، اور وسط تک رہے کیونکہ راوی عادل ہوتے ہیں اور ان کے اماکن بھی مختلف ہوتے ہیں اس لیے ان کا کذب پر متفق ہونے کا وہم بھی نہیں ہو سکتا۔
متواتر میں معین تعداد کی شرط نہیں ہے بلکہ اتنی تعداد ضروری ہے جو علم ضروری کو ثابت کرے جبکہ بعض کے نزدیک تعداد شرط ہے یعنی بعض کے نزدیک چالیس اور بعض کے نزدیک (60) ہیں۔ اور بعض (70) خبر متواتر میں تمام زمانے برابر ہیں جب سے خبر ظاہر ہوئی اس سے لے کر اس کو نقل کرنے کے وقت تک ایک زمانہ ہو۔

مثال: قرآن مجید کو نقل کرنا اور پانچ نمازیں یہ مثال مطلق متواتر کی ہے نہ کہ متواتر سنت کی کیونکہ سنت متواتر کے وجود میں اختلاف ہے ایک قول یہ کہا گیا کہ اس میں کوئی شے نہیں پائی جاتی اور ایک قول یہ ہے کہ انما الاعمال بالنیات یہ متواتر ہے اور ایک قول یہ ہے کہ اللہ علی الهدی علی من انکر خبر متواتر ہے۔

خبر متواتر کا حکم:
یہ خبر علم یقینی کا فائدہ دیتی ہے۔
جیسے: مشاہدہ علم یقینی کو ثابت کرتا ہے اور خبر متواتر کا منکر کافر ہے۔

خبر متواتر کے حکم میں اختلاف:
معتزلہ: یہ علم طمانیت کا فائدہ دیتی ہے کہ اس میں صدق کی جانب راجح ہوتی ہے یقین کا فائدہ نہیں دیتی۔

ایک قوم:
یہ علم استدلالی کا فائدہ دیتی ہے نہ کہ علم ضروری کا۔

التقسیم الاوّل کی دوسری قسم یہ ہے کہ یا تو ایسا اتصال ہوگا جن میں صورۃً شبہہ ہوگا جیسا کہ خبر مشہور ہے۔

خبر مشہور کی تعریف:

وہ حدیث جو صحابہ کرام کے زمانے میں خبر واحد کیطرح ہو اور اسکے بعد خبر پھیل جائے۔ یہاں تک کہ ایسی قوم روایت کرے جن کا کذب پر متفق ہونا بھی وہم نہ ہو۔

خبر مشہور کا حکم:

علم طمانیت کو واجب کرتی ہے متواتر سے ادنیٰ اور خبر واحد سے اعلیٰ ہوتی ہے اس کے ذریعے کتاب اللہ پر زیادتی کرنا جائز ہے اور اسکا منکر کافر نہیں بلکہ گمراہ ہوگا۔

امام جصاص کا مؤقف:

خبر مشہور متواتر کی ایک قسم ہے علم یقینی کو ثابت کرتی ہے اس کا منکر کافر ہے۔

4) التقسیم الاوّل فی کیفیۃ الاتصال بنا رسول اللہ کی تیسری قسم کی وضاحت کریں۔

ج۔ وہ تیسری قسم جس میں اتصال شبہہ صورۃً و معنیً دونوں طرح ہوگا۔ جیسے خبر واحد۔ کیونکہ قرون ثلاثہ میں کسی قرن میں مشہور نہیں ہوتے جیسے خبر واحد۔

خبر واحد کی تعریف:

وہ خبر جسکو ایک یا دو یا اس سے زائد راوی روایت کریں۔ اس میں تعداد کا کوئی اعتبار نہیں ہے بشرط یہ کہ

خبر واحد کا حکم:

یہ عمل کو لازم کرتی ہے لیکن یہ علم یقینی کو ثابت نہیں کرتی۔

خبر واحد سے عمل کو ثابت کرنے پر دلائل:

کتاب اللہ (فلولا نفر من کلّ فرقۃ منھم طائفۃ لیتفقّھوا فی الدّین و لینذروا قومھم اذا رجعوا الیھم لعلّھم یحذرون)

[آیت] میں وارد "لیتفقہوا و لینذروا" کی ضمائر "طائفۃ" کی طرف راجع ہیں اور اس [طائفۃ کا] اطلاق ایک، دو یا اس سے زائد افراد پر ہوتا ہے جبکہ اللہ تعالیٰ نے ان کی بات قبول کرنے اور اس پر عمل کرنے کو واجب قرار دیا لہذا معلوم ہوا کہ خبر واحد عمل کو ثابت کرتی ہے۔

[سوال]: مذکورہ معنی اس وقت ہوگا کہ "لیتفقہوا و لینذروا" کی ضمائر "طائفۃ" کی طرف اور "الیہم" کی ضمائر "فرقۃ" کی طرف راجع ہوں اس آیت میں ایک اور توجیہ بھی ہے [جس کے] مطابق ضمائر کا معاملہ گزشتہ تفصیل کے برعکس ہوگا اور اس وقت ہمارا مدعٰی ثابت نہ ہوگا۔

سنت: (1) نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت بریرہ رضی اللہ عنہا کی صدقے سے متعلق خبر کو قبول فرمایا اور فرمایا۔ "لک صدقۃ" ولنا ھدیۃ۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت سلیمان رضی اللہ عنہ کی صدقے کے متعلق خبر کو قبول فرمایا اور اسے لے کر تناول فرمایا۔

حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو آپ نے یمن کیطرف قاضی بنا کر بھیجا۔

حضرت دحیہ کلبی رضی اللہ عنہ کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دعوت الی الاسلام کا خط دے کر قیصر روم کیطرف بھیجا۔ یہ سب خبر واحد ہیں۔ اگر عمل کو لازم نہ کرتی تو آپ اس پر عمل کیوں کرتے؟ پتا چلا کہ خبر واحد عمل کو لازم کرتی ہے۔

اجماع:

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے خبر واحد (الائمۃ من قریش) کے ذریعے انصار پر حجت قائم کی اور صحابہ نے اس کا انکار نہ کیا لہذا صحابہ کا اس بات پر اجماع ہوگیا۔ کہ خبر واحد کو لازم کرتی ہے۔ نیز اس بات پر بھی اجماع ہوگیا کہ خبر واحد عمل کو لازم کرتی ہے نیز اس بات پر اجماع ہے کہ پانی کی طہارت و حرمت کے بارے میں خبر واحد قبول ہوگی۔

قیاس:

ہر معاملے میں خبر مشہور نہیں ملتی اگر خبر واحد کو رد کریں تو احکام معطل ہو کر رہ جائیں

خبر واحد کے بارے میں ابن داؤد کا موقف:

عمل علم سے ثابت ہوگا۔ فرمان باری تعالیٰ ہے (ولا تقف ما لیس لک بہ علم) یعنی: جس کا تمہیں علم نہیں اسکی اتباع نہ کرو! معلوم ہوا کہ علم عمل کو لازم کرتی ہے۔ اور عمل علم کو ملزوم ہے لہذا خبر واحد عمل کو لازم نہیں کرے گی کیونکہ یہ علم کو ثابت نہیں کرتی ہے۔

مذکورہ آیت جھوٹی گواہی پر محمول ہے اور اس آیت میں "علم" نکرہ سیاق نفی میں واقع ہے تو یہ عموم کا فائدہ دے رہا ہے معنی یہ ہے کہ اسکی اتباع نہ کرو جسکا تمہیں بالکل بھی علم نہ ہو۔

راوی کے معروف یا مجہول ہونے کی کتنی اور کون کونسی قسمیں ہیں وضاحت کریں؟

جب راوی معروف ہوگا تو اسکی دو قسمیں ہیں۔

(1) معروف بالفقہ والاجتہاد (2) معروف بالعدالۃ والضبط

اگر راوی روایت حدیث و عدالت میں مجہول ہو (یعنی اس سے ایک یا دو روایات ہی مروی ہوں) تو اسکی پانچ قسمیں ہیں۔

اسلاف نے اس سے روایت کی ہے

اسکی حدیث کو قبول کرنے میں اسلاف کا اختلاف ہے۔

راوی پر طعن سے سکوت ہے

اسلاف سے اسکی کا صرف رد کرنا ہی ثابت ہے۔

اسلاف کے زمانہ میں اسکی حدیث ظاہر ہی نہیں ہوتی کہ وہ قبول کرتے ہیں یا رد کرتے ہیں۔

مجہول کی پہلی تین روایات حدیث معروف کیطرح ہیں۔

چوتھی صورت میں روایت منکر ہے کہ قبول نہ ہوگی اور پانچویں صورت میں روایت قبول ہوگی عمل کرنا جائز ہوگا واجب نہیں بشرطیکہ قیاس کے۔

معروف بالفقہ والاجتہاد اور معروف بالعدالۃ والحفظ کا مخالف نہ ہو۔ وضاحت کیساتھ حکم بیان کریں۔

ج: (1) معروف بالفقہ والاجتہاد (اگر راوی فقہ اور اجتہاد میں معروف ہے) جیسے عبداللہ ابن مسعود، عبداللہ ابن عباس، عبداللہ ابن عمر، زید بن ثابت، ابی بن کعب، معاذ بن جبل، ابو موسیٰ اشعری اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنھم) ان کی روایت حجت ہوگی۔ اور ان کے مقابلے میں اگر قیاس آئے تو اس قیاس کو ترک کر دیا جائے گا۔

امام مالک: مذکورہ صفات سے رواۃ کی خبر واحد کے مقابلے میں اگر قیاس آجائے تو بھی قیاس پر عمل کیا جائے گا۔

دلیل: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے حدیث بیان کی! من حمل جنازۃ فلیتوضأ
تو اس پر حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا۔ أیلزمنا الوضوء من حمل عیدان
یابسۃ؟ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے قیاس کے مقابلے میں آنے والی خبر واحد
کو ترک کر دیا۔

وجہ: خبر واحد اپنی اصل کی وجہ سے قطعی ہے شبہ تو اسکے ہم تک پہنچنے میں ہے جبکہ قیاس
تو اصل و وصف دونوں میں مشکوک ہے۔ لہٰذا قیاس خبر واحد کے مقابلے میں
نہ آئے گا۔

معروف بالاجتہاد والحفظ:
اگر راوی عدالت و حفظ میں مشہور ہو (جیسے حضرت انس
حضرت ابوہریرہ وغیرہ) انکی حدیث اگر قیاس کے موافق ہو تو ٹھیک ورنہ ضرورۃً اسکو ترک کر کے
قیاس پر عمل کیا جائے گا۔

...ن:
مذکورہ مسئلہ میں بھی قیاس کو ترک کر دیا جائے گا تو من کل وجہ رائے کا
دروازہ بند ہو جائے گا اور اللہ پاک کے فرمان (فاعتبروا یااولی الابصار) کی مخالفت
لازم آئے گی۔

روایت کا قیاس کے مخالف ہونا اس وجہ سے بھی ہو سکتا ہے کہ راوی نے اپنی
عقل کے مطابق روایت کو بالمعنی نقل کیا۔ اور روایت بالمعنی میں اس نے خطا کھائی اور
سرکار صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی مراد کو اس نے نہ سمجھا۔ لہٰذا اس احتمال کی وجہ سے روایت کو
ترک کر کے قیاس پر عمل کیا جائے گا اور ایسا کرنے میں مذکورہ رواۃ کو معاذ اللہ ہلکا جاننا
نہیں ہے بلکہ وجہ وہی ہے جو ابھی بیان ہوئی۔ جیسے حدیث مصراۃ قیاس کے مخالف ہے
اور اسکے راوی معروف بالعدالۃ والحفظ ہیں لہٰذا یہاں قیاس پر عمل ہوگا۔

7) حدیث مصراۃ کی مختصر وضاحت کریں نیز تصریہ کا معنی بتائیں؟

ج: تصریہ:
جب جانور کو بیچنے کا ارادہ ہو تو چند دن تک جانور کا دودھ نہ دوہنا
تاکہ خریدتے وقت خریدار دودھ کی کثرت کو دیکھ کر دھوکا کھا جائے اور مہنگے داموں
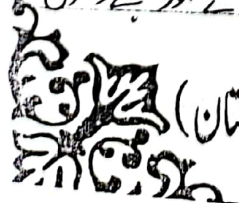
...یں لیکن اس کے بعد میں بہت ہی کم دودھ حاصل ہو۔

...یث تصریہ:

حضرت ابو ہریرۃ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ ...و آلہ وسلم نے فرمایا اونٹنیوں اور بکریوں کا تصریہ نہ کرو اور بعد تصریہ اگر کوئی جانور ...خریدے تو دودھ دوہنے کے بعد اسے دو میں سے ایک کا اختیار ہے اگر راضی ہو تو جانور اپنے ...پاس رکھ لے اور ناراض ہو تو جانور واپس کر دے اور اسکے ساتھ ایک صاع کھجور بھی دے۔

...اس سے مخالفت کی وجہ:

یہ روایت من کل وجہ قیاس کے مخالف ہے ...تمام معاوضات مثلاً غصب وغیرہ اور بیوعات میں مثلی اشیاء کا تاوان مثل سے اور قیمتی ...اشیاء کا تاوان قیمت سے دیا جاتا ہے لہذا مذکورہ صورت میں جو دودھ لی لیا گیا اس ...کا تاوان بھی یا تو مثلی سے یعنی دودھ سے یا پھر قیمت سے ہو حالانکہ ایسا نہیں اور کھجور سے بھی ...تاوان دیں تو دودھ کے کم یا زیادہ ہونے سے کھجور کی مقدار بھی کم یا زیادہ ہونی چاہیے ...جبکہ روایت میں ایک صاع تمر کو لازم کیا گیا ہے خواہ دودھ کم ہو یا زیادہ۔

...مالک و امام شافعی:

...اور امام ابو لیلی حدیث مصراۃ کے ظاہر پر عمل کرتے ہیں جبکہ امام ابو یوسف فرماتے ہیں کہ دودھ کی قیمت لوٹائی جائے گی۔

...ث:

...راوی کے عادل و حافظ اور مجتہد و فقیہ ہونے کے اعتبار سے روایت کو قیاس پر ترجیح دینے یا نہ دینے کی جو بحث گزری یہ عیسیٰ ابن ابان و اکثر متاخرین کا مؤقف ہے۔

...الرخی:

...ہر راوی کی حدیث قیاس پر مقدم ہوگی جبکہ وہ روایت کتاب اللہ اور سنت مشہورہ کے خلاف نہ ہو۔

...یل:

حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے جنین کے متعلق حضرت حمل بن مالک رضی اللہ عنہ کی روایت کو قبول فرما کر اس میں غرّہ واجب فرمایا حالانکہ یہ روایت قیاس کے مخالف ہے

[قی]اس سے مخالفت کی وجہ:

جنین اگر زندہ تھا تو کامل دیت لازم ہونی چاہیے
[اگر مردہ] تھا تو کوئی شے لازم نہیں ہونی چاہیے حالانکہ روایت اس کے خلاف ہے۔

[مثال د]وم:

جو نماز میں قہقہہ لگائے اس کو وضو لازم ہونا جس روایت سے ثابت ہے
[و]ہ اگرچہ قیاس کے مخالف ہے لیکن صحابہ کبار نے چونکہ اس روایت کو لیا ہے اس لیے
اس روایت کو مقدم کیا ہے۔

[اگر] راوی عدالت و روایت حدیث میں مجہول ہو کہ وہ صرف ایک یا دو [ر]وایات میں معروف ہو تو پانچ قسمیں ہیں ہر ایک وضاحت کریں؟

[قسم] اول:

اسلاف کا اس راوی سے روایت کرنا اس راوی کے عادل ہونے
پر شاہد ہے۔

[قسم] ثانی:

اسلاف کا طعن سے سکوت بمنزلہ قبول کے ہے۔

[قسم] ثالث:

حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے اس عورت کے مہر کے بارے میں
سوال کیا گیا جسکا مہر مقرر نہ ہوا تھا اور دخول سے قبل اس کا شوہر فوت ہو گیا۔ آپ
رضی اللہ عنہ نے ایک ماہ کے غور و فکر کے بعد فرمایا: اس عورت کو مہر مثلی ملے گا اور اس
میں کمی و زیادتی نہ ہوگی۔ یہ سن کر حضرت معقل بن سنان رضی اللہ عنہ نے عرض کی۔
نبی کریم صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے بروع بنت واشق کے بارے میں یہی فیصلہ فرمایا تھا۔

یہ سن کر حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ بے حد خوش ہوئے۔ لیکن یہ روایت چونکہ
قیاس کے مخالف ہے اس کی روایت کو قبول نہ فرمایا اور ارشاد فرمایا
اس عورت کو میراث کافی ہے اسکو مہر نہیں ملے گا۔

قیاس سے مخالفت کی وجہ:

معقود علیہ عورت کو سالم طور پر واپس مل گیا ہے لہذا اس کے مقابلے میں عوض بھی لازم نہ ہوگا اور یہ ایسے ہی ہے کہ اگر مہر مقرر نہ ہوا اور زوج نے دخول سے قبل طلاق دے دی۔

ثالث:

ہمارا عمل معقل بن سنان کی حدیث پاک پر ہے کیونکہ کبار صحابہ جیسے حضرت علقمہ، مسروق اور حسن نے ان سے روایات کی ہے۔ لہذا یہ معروف بالعدالۃ کی طرح ہوں گے۔

قیاس کی تائید موت جس طرح مہر مسمی کو مؤکد کر دیتی ہے اسی طرح خلع کو بھی مؤکد کر دیتی ہے۔

رابع:

فاطمہ بنت قیس رضی اللہ عنہا نے روایت کی کہ ان کے شوہر نے انہیں تین طلاقیں دیں تو رسول صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے ان کیلئے سکنی اور نفقہ مقرر نہ فرمایا۔ لیکن حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس روایت کو یہ کہہ کر رد فرما دیا کہ ہم اپنے رب کی کتاب اور اپنے نبی کی سنت کو ایک عورت کے کہنے کی وجہ سے ترک نہ کریں گے کیونکہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ والہ وسلم سے سنا ہے کہ آپ نے ارشاد فرمایا۔ اس عورت کو نفقہ و سکنی ملے گا۔

نوٹ:

سنت تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے خود بیان فرما دی اور قرآن پاک سے (لا تخرجوھن اور وللمطلقت متاع بالمعروف) یا پھر قرآن و سنت سے (حاملہ مبتوتہ و معتدہ من الطلاق الرجعی) پر قیاس مراد ہے

خامس:

اگر راوی مجہول کی روایت اسلاف کے زمانے میں ظاہر ہی نہ ہوئی کہ اسلاف قبول یا رد کرتے تو اس حدیث پر عمل کرنا جائز تو ہوگا لیکن واجب نہ ہوگا۔ جبکہ وہ روایت قیاس کے مخالف نہ ہو اور اسکا فائدہ یہ ہوگا کہ ہم حکم کی اضافت قیاس کی طرف نہیں بلکہ حدیث کی طرف کریں گے اور خصم کو منع حکم میں وہ اختیار نہ ملے گا کہ جو قیاس ملتا ہے۔

س) باب اقسام السنہ کی دوسری تقسیم کونسی ہے اور کس کے بارے میں ہے وضاحت کریں۔

ج) باب اقسام السنہ کی دوسری تقسیم "التقسیم الثانی فی الانقطاع" ہے اور یہ حضور علیہ السلام سے ہم تک حدیث کے نہ پہنچنے کے بارے میں ہے یعنی حضور علیہ السلام سے ہم تک حدیث کے اتصال کے نہ ہونے کے بارے میں ہے۔

وضاحت: "التقسیم الثانی فی الانقطاع" کی دو اقسام ہیں۔

(1) ظاہر (2) باطن

(1) انقطاع ظاہر:

اس کو مرسل کہا جاتا ہے اور وہ یہ ہے کہ راوی اپنے اور نبی کریم صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے مابین وسائط کو ذکر نہ کرے اور راویوں کو حذف کرکے یوں کہے۔

قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کذا۔

(1) اگر ارسال صحابی سے ہو تو روایت بالاجماع قبول کی جائے گی۔ کیونکہ غالب گمان یہی ہے کہ اس نے بذات خود نبی کریم صلی اللہ علیہ والہ وسلم سے سنا ہوگا۔ اور یہ بھی احتمال ہے کہ اس نے کسی دوسرے صحابی سے سنا ہوگا اور وہ خود اس وقت موجود نہ ہو تو اگر صحابی کہتا ہے قال رسول صلی اللہ علیہ والہ وسلم یا حدثنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم تو اس کی حدیث قبول کی جائے گی۔

(2) تابعی یا تبع تابعی ارسال کرے۔

انقطاع کی مذکورہ قسم میں اختلاف ہے قبول ہونے یا نہ ہونے کے بارے میں۔

امام اعظم:

قبول کی جائے گی۔

امام شافعی:

قبول نہیں کی جائے گی۔

دلیل: آپ فرماتے ہیں کہ جب راوی کی صفات مجہول ہوں تو وہ حدیث حجت نہیں بنتی
تو راوی کی ذات اور صفات دونوں مجہول ہوں تو بدرجہ اولیٰ قبول نہیں کی جائے گی۔
دُّ میں چند صورتوں میں قبول کی جائے گی۔

(1) حجت قطعیہ سے تائید ہو جائے۔
(2) قیاس صحیح سے تائید ہو جائے۔
(3) یا امت نے قبول کے مرتبہ میں لیا ہو۔
(4) کسی اور سند سے اتصال ثبت ہو جائے۔

امام اعظم کی دلیل:

ہمارا کلام اس راوی کی مرسل میں ہے اگر وہ اسناد کرے تو اس کی روایت قبول کی جائے گی یعنی اس کے بارے میں ہمارا حسن ظن ہے۔ کہ اس نے جس کی طرف روایت کی ہے اس پر اس نے جھوٹ نہیں بولا ہوگا اور یہ حسن ظن حضور علیہ السلام پر جھوٹ نہ بولنے میں بدرجہ اولیٰ ثابت ہوگا بلکہ ان کی مرسل مسند سے بھی اعلیٰ ہوگی۔

کیونکہ اس روایت کا حق ہونا اس کے نزدیک ثابت ہو چکا ہے اس لیے اس نے حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی طرف نسبت کر دی برخلاف مسند کے کیونکہ اس میں تو راوی راویوں کے نام ذکر کر کے ذمہ سے فارغ ہو جاتا ہے۔

(3) صحابی، تابعی، تبع تابعی کے علاوہ کوئی ارسال کرے۔

القطاع ظاہر کی اس قسم میں اختلاف ہے۔

امام کرخی:

قبول ہوگی

ابن ابان:

قبول نہیں ہوگی۔

ابن ابان کی دلیل:

قرون ثلاثہ کے بعد کا زمانہ فسق کا ہے اس زمانے کی عدالت حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے خبر نہیں دی لہذا ان کی مرسل قبول نہیں کی جائے گی۔

(4) من وجہ مرسل ہو اور من وجہ مسند ہو۔

یہ مرسل مقبول ہوگی۔

نوٹ: ایک قول یہ ہے کہ یہ قبول نہ ہوگی کیونکہ ارسال جرح ہے اور اسناد تعدیل ہے اور جب جرح و تعدیل جمع ہوں تو جرح غالب ہوتی ہے۔

(1) التقسیم الثانی فی الانقطاع کی دوسری قسم کونسی ہیں مع وضاحت بیان کریں؟

ج: التقسیم الثانی فی الانقطاع کی دوسری قسم "انقطاع باطن" ہے

انقطاع باطن: یہ ہے کہ سند تو متصل ہو مگر کسی اور وجہ سے روایت میں خلل آجائے۔

اقسام:
(1) راوی کی شرائط کا فقدان ہونا۔
(2) مافوق دلیل سے مخالفت۔

(1) شرائط کا فقدان:
اس کا حکم یہ ہے کہ روایت قبول نہ ہوگی۔ مثلاً کافر، فاسق کی خبر

(2) مافوق دلیل سے مخالفت:
اس کی چار صورتیں ہیں۔

(i) کتاب اللہ کی مخالفت:
مثلاً: "لاصلوٰۃ الا بفاتحۃ الکتاب" یہ روایت "فاقرءوا ما تیسرا من القرآن" میں موجود عموم کے مخالف ہے اور من مس ذکرہ فلیتوضأ والی روایت "فیہ رجال یحبون ان یتطہروا" کے مخالف ہے۔

(ii) سنت معروفہ کی مخالفت:
مثلاً: ایک گواہ اور قسم کے ساتھ فیصلہ کرنے والی روایت "البینۃ علی المدعی الخ" سنت معروفہ کے مخالف ہے۔

(iii) حادثہ مشہورہ کے مخالف:
مثلاً: نماز میں تسمیہ کو جہرًا پڑھنے کی روایت حادثہ مشہورہ کے مخالف ہے کیونکہ نماز فعل مستمر ہے اس میں ہزاروں افراد نے شرکت کی لیکن تسمیہ کو جہرًا صرف حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے سنا یہ عجیب چیز ہے۔

(۱۰) اعرض عنہ الائمۃ من الصدر الاول:

صحابہ نے مختلف فیہ معاملہ میں اپنی رائے سے اجتہاد کیا ہو اور انہوں نے اس حدیث پاک سے استدلال نہ کیا ہو تو یہ اس روایت کے انقطاع پر دلیل ہوگی۔

مثلاً:

صحابہ کرام کا بچے پر زکوۃ کے بارے میں اختلاف ہے اور دلائل میں ہر ایک نے رائے سے استدلال کیا کسی نے بھی روایت "ابتغوا فی مال الیتامی خیرًا لاتاکلہ الصدقۃ" کی طرف التفات نہیں کیا۔

حکم:

انقطاع باطنی کی ان تمام اقسام میں روایت مردود ہوگی۔

(۱۱) باب اقسام السنہ میں سے تیری تقسیم کس کے بارے میں ہے نیز اس کی اقسام لکھیں؟

ج: باب اقسام السنہ کی تیری تقسیم "خبر کے محل کے بیان میں ہے وہ محل جس میں خبر واحد کو حجت بنایا جائے۔

اقسام:

اس تقسیم کی اولاً دو اقسام ہیں:

(۱) حقوق اللہ (2) حقوق العباد

(1) قسم اول (حقوق اللہ) کی اقسام۔

(۱) عقوبات (2) عبادات

(2) قسم ثانی (حقوق العباد) کی اقسام:

(i) جس میں الزام محض ہو۔

(ii) جس میں اصلاً الزام نہ ہو۔

(iii) جس میں من وجہ الزام ہو اور من وجہ الزام نہ ہو۔

یاد رہے یہ کل پانچ اقسام ہوئیں اور یہ اقسام متعلق خبر کی ہے۔

(12) باب اقسام السنہ کی تقسیم ثالث کی اقسام میں خبر واحد کے حجت بننے اور نہ بننے کے بارے میں وضاحت کے ساتھ بیان کریں؟ نیز خبر واحد کو قبول کرنے کی شرائط ہیں یا نہیں بیان کریں؟

ج: (1) حقوق اللہ: حقوق اللہ خبر واحد حجت ہے۔

خواہ عبادات ہوں یا عقوبات یا عبادات و عقوبات میں دائرہ یا ان میں سے کسی ایک کیا گیا۔

شرائط: حقوق اللہ میں خبر واحد بلا شرط مقبول ہے۔

دلیل: کیونکہ صحابہ علیہم اللہ الرضوان نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے التقاء ختنین کی حدیث کو قبول کیا حالانکہ اس روایت کو آپ کے علاوہ کسی اور نے روایت نہیں کیا۔

قول ثانی:

راوی اگر ایک سے زائد ہوں گے تو خبر واحد مقبول ہوگی۔

دلیل:

کیونکہ حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے نماز کے نامکمل ہونے کے بارے میں حضرت ذوالیدین رضی اللہ عنہ کی خبر کو قبول نہ کیا جب تک دیگر افراد نے ان کی تصدیق نہ کر دی۔

امام کرخی:

وہ قسم جس کا تعلق عقوبات سے ہے اس میں خبر واحد قبول نہ ہوگی اور نہ ہی اس سے حدود ثابت ہوں گی۔

دلیل:

کیونکہ اس کے "اتصال" میں شبہ ہوتا ہے اور حدود شبہات سے دور ہو جاتی ہیں۔ جبکہ قاضی کے پاس گواہوں سے حدود کا ثابت ہونا خلاف قیاس نص سے ثابت ہے۔

(2) حقوق العباد:

(ا) اگر اس میں الزام محض ہو۔

مثلاً کسی پر دین یا املیان مبیعہ، مہر، تحفہ، مغصوبہ کا حق ثابت کرنا۔

شرائط:

اس کے قاضی کے پاس مقبول ہونے کیلئے اس میں خبر کی تمام شرائط (عقل، عدالت، ضبط، اسلام) کے ساتھ ساتھ راویوں کا متعدد ہونا، ولایت اور لفظ شہادت کا ہونا ضروری ہے۔

(ii) اگر اس میں اصلاً الزام نہ ہو۔

مثلاً: وکالت، مضاربت کی خبر واحد اور ہدیہ کا قاصد ہونے کا خبر دینا۔

شرائط: اس خبر کے مقبول ہونے کیلئے راوی کا صرف عاقل ہونا کافی ہے خواہ وہ بچہ ہو بالغ ہو یا غلام، مسلمان ہو یا کافر، عادل ہو یا فاسق۔

علت: کیونکہ ایسے افراد بہت کم ملتے ہیں جو تمام شرائط کے جامع ہوں حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہدیہ کے بارے میں نیک ہو یا فاجر اس کی خبر کو قبول فرما لیتے تھے۔

(iii) اگر خبر من وجہ الزام ہو اور من وجہ الزام نہ ہو۔

مثلاً: وکیل کو معزول کرنے کی خبر دینا یا ماذون پر حجر کرنے کی خبر دینا۔

شرائط: اس خبر کے مقبول ہونے کی شرائط میں اختلاف ہے۔

امام اعظم: اس میں ضروری ہے کہ راوی متعدد ہوں یا پھر ایک عادل راوی ہوں۔

علت: تاکہ جانبین (من وجہ الزام اور من وجہ الزام نہ ہو) کی رعایت ہو جائے۔

صاحبین: اس میں ہر عاقل کی خبر قبول ہے خواہ وہ عادل ہو یا فاسق۔

علت: کیونکہ معاملات میں گواہی قبول کرنے کی ضرورت رہتی ہے اگر مذکورہ شرائط میں سے کسی ایک کو لازم کر دیا تو معاملات مشکل ہو جائیں۔

(13) باب اقسام السنہ کی چوتھی تقسیم کونسی ہے نیز اسکی کتنی اور کون کونسی اقسام ہیں مع وضاحت لکھیں؟

ج: باب اقسام السنہ کی چوتھی تقسیم "التقسیم الرابع فی بیان نفس الخبر" ہے

تقسیم رابع کی اقسام، یا نفس خبر کی اقسام۔

تقسیم رابع یا نفس خبر کی چار اقسام ہیں۔

(1) محیط صدق:

مثلاً: خبر رسول، کیونکہ اڈلہ قاطعہ اس بات پر قائم ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم جھوٹ اور تمام گناہوں سے پاک ہیں۔

(2) محیط کذب:

مثلاً: فرعون کا رب ہونے کا دعویٰ کرنا، کیونکہ یہ بات بدیہی ہے کہ حادث دفانی خدا نہیں ہو سکتا۔

(3) جو بغیر کسی ترجیح کے صدق و کذب کا احتمال رکھتی ہو۔

مثلاً: فاسق کی خبر اسلام کی وجہ سے صدق جبکہ فسق کی وجہ سے کذب کا احتمال رکھتی ہے لہٰذا اس میں توقف واجب ہو گا۔

(4) جس میں صدق کذب پر ترجیح پا جائے۔

مثلاً: ایسے عادل شخص کی خبر جو تمام شرائط کا جامع ہو۔

(14) نفس خبر کی چوتھی قسم کونسی ہے نیز اس کی کتنی طرفیں ہیں وضاحت کے ساتھ لکھیں نیز اگر ان طرفوں میں رخصت و عزیمت ہے تو ان کو بھی بیان فرمائیں؟

ج۔ نفس خبر کی چوتھی قسم وہ ہے جس میں صدق کذب پر ترجیح پا جائے۔

نفس خبر کی چوتھی قسم کی طرفیں:

نفس خبر کی چوتھی قسم کی تین طرفیں ہیں۔

(1) طرف سماع:

اوّلاً محدث سے حدیث کی سماعت کرنا۔

(2) طرف حفظ:

سماعت کے بعد اوّل تا آخر اس کو یاد رکھنا۔

(3) طرف ادا:

سماعت و حفظ کے بعد اس حدیث کو دوسرے تک پہنچا دینا۔

ان تمام طرفوں میں سے ہر ایک میں رخصت اور عزیمت دونوں ہیں۔

…ف سماع عزیمت:

یعنی جو جس اسماع سے ہو یعنی شاگرد نے حدیث کی عبارت روبرو یا پس پشت سنا ہو۔ اس کی چار اقسام ہیں۔

قرات:

یہ ہے کہ شاگرد محدث کے سامنے کسی حدیث کی قرات کرے پھر عرض کرے کہ کیا میں نے صحیح پڑھا ہے اور محدث فرمائے جی ہاں۔ اور یہ قسم زیادہ احوط ہے کیونکہ جب اس نے خود پڑھا تو ضبط المتن میں شدید عنایت ہوگئی۔ کیونکہ وہ خود عامل ہے اور محدث عامل لغیرہ ہے۔

سماعت:

یہ ہے کہ محدث شاگرد کے سامنے حدیث کو بیان کرے اور تلمیذ اس کو سن لے۔ ایک قول کے مطابق یہ قسم احسن ہے کیونکہ یہی طریقہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا تھا۔ لیکن درست یہ ہے کہ ہمارے حق میں پہلی قسم ہی احسن ہے کیونکہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم معلم امت اور خطاء و نسیان سے محفوظ تھے۔

خط:

یہ ہے کہ محدث کسی شاگرد کی طرف خط کی طرز پر تحریر کریں جس میں تسمیہ و ثناء سے پہلے (من فلان من فلان الی فلان بن فلان) ہو اس کے بعد حدیث کی سند ذکر کرے اور کہے جب تمہیں میرا خط ملے اور تم اس کو سمجھ لو تو اس کو میری طرف سے روایت کرو۔

پیغام:

یہ ہے کہ محدث قاصد کو پیغام دے کر تلمیذ کے پاس بھیجے اور کہے جب تمہیں میری حدیث مل جائے اور تم اس کو سمجھ لو تو اس کو میری طرف سے روایت کرو۔

نوٹ:

آخری دو اقسام (خط اور پیغام) کے حجت ہونے کیلئے ضروری ہے کہ ان کا درست ہونا گواہ سے ثابت ہو۔

رف سماع رخصت:

جس میں اسماع نہ ہو یعنی محدث و تلمیذ (شاگرد) کے مابین

...دیۃً یا تحدیثاً سماع نہ ہو۔

رف سماع رخصت کی اقسام:

اس کی دو اقسام ہیں۔ (1) اجازت

(2) مناولت

اجازت:

یہ ہے کہ محدث شاگرد کو کہے: میں تمہیں اجازت دیتا ہوں کہ تم اس کتاب

کو "جو میں نے فلاں سے روایت کی ہے" روایت کرو۔

مناولت:

یہ ہے کہ محدث تلمیذ کو اپنی سماعت کی کتاب اپنے ہاتھ سے دیتے ہوئے

کہے میری سماعت فلاں شیخ سے ہے تمہیں اجازت دیتا ہوں کہ تم اس کو

میری طرف سے روایت کرو۔

جازت و مناولت کے حجت بننے کی شرائط۔

اجازت و مناولت کے حجت بننے کیلئے شرط یہ ہے کہ جسکو

ازت دی جارہی ہے وہ اس کتاب کو پہلے جانتا ہو۔

مثال:

جب ہم نے کسی کو مشکوۃ کی کتاب کی اجازت دی تو اگر وہ اس اجازت سے

پہلے مشکوۃ کی کتاب کا عالم (جاننے والا تھا) اپنی طاقت کے ساتھ یا شروحات

کی مدد سے یا اس کے علاوہ لیکن اس کے پاس سند صحیح نہ تھی جو مصنف علیہ الرحمۃ تک

مل جائے تو ایسی اجازت درست ہے لیکن اگر وہ اس طرح نہ تھا یعنی پہلے سے

جاننے والا نہ تھا۔ بلکہ وہ اس بات کا اعتماد رکھتا تھا کہ اجازت کے بعد معاملہ کرے گا۔

تو ایسی صورت میں اجازت درست نہ ہوگی۔